باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

اِس مسئلہ کا بیّن ثبوت

کہ قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد اور دیگر مصارف مساجد کیلئے دینا جائز ہے

الفیوضات الحامدیۃ

فی

تعمیرِ المساجد بجلودِ الاضحیۃ

تصنیف

حضرت مولانا مفتی سید محمد ریاض الحسن صاحب جودھپوری

خطیب

جامع مسجد اہل سنت وجماعت امریکن ریلوے ورکشاپ حیدرآباد سندھ

الناشر:- قاضی محمد المدعو بہ صدر الدین فہیم الواحدی جے پوری

۷۸۶
۹۲
52880

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد اور دیگر مصارف مساجد میں صرف ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ بینوا بالکتاب وتوجروا

المستفتی
محمد صدرالدین فہیم بیراٹھی جے پوری
دو قبر قلعہ حیدرآباد سندھ

الجواب

وباللہ توفیق الصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً للہ الخالق الاکبر، الذی اوجب علینا الاضحیۃ وامرنا فصل لربک وانحر، ومصلیاً ومسلماً علی سیدنا ومولینا محمد سید الخلائق والبشر، الذی ذبح بیدہ الشریف فی یوم الاضحی ونحر، وقال کلوا وتزودوا وادخروا، یسرلنا ولا عسر، وعلی الہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ الی یوم الفزع الاکبر، آمین۔

بلاشبہ پوست اضحیہ کا صرف تعمیر مساجد ودیگر امور خیر میں جائز ودرست ہے اور اس پر متعدد دلائل قائم جن سے اسکا جواز ثابت لازم۔ باللہ التوفیق وبہ نستعین۔

دلیل اول شرع مطہرہ سے اسکے عدم جواز پر دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے کہ سکوت شارع موجب اباحت ہے نہ کہ موجب حرمت مولی عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبد لکم عفا اللہ عنھا واللہ غفور حلیم

(پارہ ۷ سورہ مائدہ)

اے ایمان والو بہت سی چیزوں کا سوال نہ کرو اگر ان کا حکم تم پر کھولدیا جائیگا تو تمہیں ناگوار ہوگا اور اگر نزول قرآن حمید کیوقت انکا سوال کروگے تو حکم ظاہر کردیا جائیگا۔ اللہ نے تو تم سے یہ معاف فرمادیا اور اللہ غفور وحلیم ہے ٭

تفسیر خازن شریف میں آیۂ کریمہ کے تحت حدیث نقل فرمائی

عن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ فلا تتکلفوا۔

تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۵۳۹

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کچھ چیزوں کا سوال کیا گیا فرمایا حلال وہ ہے جو خداوند قدوس نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جو رب نے اپنی کتاب قدیم میں حرام کردیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ ان میں ہیں کہ اللہ نے معاف فرمایا تو تکلف سے سوال نہ کرو۔

دارقطنی میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا

مشکوٰۃ شریف مطبع نظامی دہلی باب الاعتصام صفحہ ۳۶

اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں انکے نزدیک نہ جاؤ اور کچھ حدیں مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر نسیان سکوت فرمایا۔ ان میں بحث نہ کرو ٭

Marfat.com

سید المفسرین حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور کے چچازاد بھائی ارشاد فرماتے ہیں

فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو	اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اور قدیم کتاب قرآن حکیم نازل فرمایا اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا تو جو چیز حلال کیگئی وہ حلال ہے جو حرام فرمائی گئی حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے

مشکوٰۃ شریف باب مایحل اکلہ صہ۳۰۷

بنا علیہ فقہاء کرام نے تصریح فرمائی اصل اشیا میں اباحت ہے فقہ حنفی کی مشہور و مستند کتاب درمختار میں ہے

ان الفقہاء کثیرا ما یلہجون بان الاصل الاباحۃ۔	اکثر فقہائے کرام کی نوک زبان پر ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے ۔

(درمختار مصری کتاب الطہارۃ جلد اول صہ۹۵)

حضرت امام علامہ شامی قدس سرہٗ السامی اسکے تحت فرماتے ہیں

وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ (شامی مطبوعہ مصر جلد اول صہ۹۵)	تحریر میں صراحتاً فرمایا کہ جمہور حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک اصل اشیا میں اباحت مختار ہے

یہی علامہ ممدوح فرماتے ہیں

فھو داخل تحت قاعدۃ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ	(حقہ) اس قاعدہ کے تحت داخل ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے ۔

شامی مصری کتاب الاشربہ جلد پنجم صہ۳۰۶

Marfat.com

نیز ارشاد فرماتے ہیں

ولیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لابد لھما من دلیل بل فی القول بالاباحۃ التی ھی الاصل (شامی مصری جلد ۵ ص۲۹۶)	حرمت و کراہت کے ثبوت سے اللہ تبارک وتعالیٰ پر افترا کرنے میں احتیاط نہیں کہ اسکے لئے دلیل ضروری ہے۔ بلکہ احتیاط اباحت کہنے میں ہے کہ وہی اصل ہے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ پوست اضحیہ مسجد میں دیئے جانے پر شریعت مطہرہ نے ممانعت نہ فرمائی تو کم ازکم یہ مباح ہوا اور فعل مباح میں فاعل مختار ہے لہذا مانعین کا حق ممانعت باطل

اوسی میں ہے۔

المباح غیر مطلوب الفعل وانما ھو مخیر فیھا۔ (شامی مصری جلد اول ص۹۸)	مباح وہ فعل ہے جسکے کرنیکو شریعت نے طلب نہ کی ہو اور بلاشبہ فاعل اسمیں مختار ہے۔

دلیل ثانی قربانی سے مراد ہی اراقۃ الدم ہے جوہرۂ نیرہ میں ہے۔

کان المراد منھا اراقۃ حاشیہ قدوری مطبوعہ مجتبائی کتاب الاضحیہ ص۲۲۱	قربانی سے مراد خون بہا دینا ہے

علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

لان القربۃ فی الاراقۃ	قربت (عبادت) خون بہا دینے میں ہے

(شامی مصری جلد ۵ ص۲۵۸)

چونکہ اراقۃ الدم ہی کا نام قربانی ہے لہذا صدقہ واجبہ بھی یہی ہے تنویر الابصار و درمختار میں ہے

(فتجب التضحیۃ، ای اراقۃ الدم (رد المحتار مصری جلد ۵ ص۲۲۳)	قربانی واجب ہے یعنی خون بہانا واجب ہے

حضرت امام علامہ شامی علیہ الرحمۃ اسکے تحت فرماتے ہیں

والدلیل علی انھا الاراقۃ لو تصدق	اراقۃ الدم کے وجوب پر یہ دلیل ہے

Marfat.com

لعلین الحیوان لمہ یجز	کہ اگر زندہ جانور صدقہ کرے جائز نہیں ۔
شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۷۳	

جب قربانی اراقتہ الدم ہی ہے اور اراقۃ الدم ہی واجب ہے تو قربانی کے بعد وجوب ساقط ہوگیا اب بقیہ چیزوں کا صدقہ واجب نہیں کہ واجب ادا ہوگیا ۔ لہذا گوشت خود کھائے دوسروں کو کھلائے پوست مسجد میں دیدے یا اور کسی مصرف خیر میں صرف کرے خواہ بعینہ اپنے کام میں لائے یا اس کے عوض ایسی چیز لے جو باقی رہنے والی ہو۔

دلیل ثالث قربانی کے بعد گوشت و پوست کا قربانی کرنے والا مالک ہے خواہ صدقہ کرے یا نہ کرے جوہرہ میں ہے ۔

وان لم یتصدق بشیئ منها اجزاہ	قربانی میں سے اگر کچھ بھی صدقہ نہ کرے جائز ہے
حاشیہ قدوری صفحہ ۲۳	

شامی میں ہے

لو حبس الکل لنفسہ جاز	اگر سارا ہی گوشت اپنے لئے رکھ لے جائز ہے
شامی جلد ۵ صفحہ ۲۸۲	

دلیل رابع گوشت کا اپنے اہل و عیال پر صرف کرنا بلکہ اگر صاحب عیال ہو اور تنگدست ہو تو سب ہی گوشت اپنے عیال پر صرف کر دینا جائز ہے شرح وقایہ میں ہے

وترکہ لذی عیال توسعۃ علیھم	عیال دار اپنے عیال پر کشادگی کے لئے صدقہ ترک کردے ۔
شرح وقایہ محشی ہی کاشیہ چلپی مطبوعہ کریمیہ مینی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹	

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

ان لم یکن صاحب عیال والا فصرفہ الی عیالہ اولی من صرفہ الی الصدقۃ والهدیۃ طحطاوی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۲۳	(صدقہ اور ہدیہ کرنا اس وقت ہے جبکہ) صاحب عیال نہو ورنہ اور اسکا اپنے عیال پر خرچ کرنا صدقہ اور ہدیہ سے اولی ہے

Marfat.com

درمختار میں ہے

وندب ترکہ لذي عيال توسعة عليهم (ردالمحتار مصری جلد ۵ صفحہ ۲۵۶)	مستحب ہے کہ عیالدار اپنے اور اپنے عیال پر کشائش کی خاطر صدقہ ترک کردے۔

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے اسکے تحت فرمایا

غير موسع الحال (شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۵۶)	یہ حکم صاحب عیال تنگدست کیلئے ہے۔

دلیل خامس قربانی کے گوشت میں اغنیا کو بھی کھلانا اور دیدینا جائز ہے وقایہ میں ہے۔

ويوكل ويهب من شاء (شرح وقایہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)	کھلایا جائے اور جسکو چاہے ہبہ کردے

قدوری میں ہے

ويطعم الاغنياء والفقراء (قدوری صفحہ ۲۳۰)	اغنیاء اور فقراء کو کھلایا جائے

فتاوی ہندیہ میں ہے

ويطعم الغني والفقير جميعا كذا في البدائع ويهب منها ماشاء للغني والفقير والمسلم والذمي كذا في الغياثية	اور قربانی میں سے جوکچھ چاہے غنی فقیر مسلم وذمی کو ہبہ کردے۔ جیسا کہ غیاثیہ میں ہے۔

عالمگیری کتاب الاضحیہ باب خامس مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۰

درمختار میں ہے

ويوكل غنيا (ردالمحتار ج ۵ صفحہ ۲۵۶)	اضحیہ میں سے غنی کو بھی کھلایا جائے۔

دلیل سادس اضحیہ میں سے خود کھانا مستحب ہے مولی عزوجل ارشاد فرماتا ہے

فكلوا منها واطعموا البائس الفقير (پارہ ۱۷ سورہ حج)	قربانی میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ فقیر کو کھلاؤ۔

Marfat.com

اور فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ

فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر (پارہ ۱۷ سورہ حج)	خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے بھیک مانگنے والیکو کھلاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

کلوا واطعموا وادخروا رواہ الشیخان واحمد (رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۲۸۶)	کھاؤ کھلاؤ اور جمع رکھو۔ یہ حدیث بخاری وسلم و امام احمد نے روایت کی۔

فتاوی عالمگیریہ میں ہے

ویستحب ان یاکل من لحم ضحیتہ و یطعم منها غیرہ۔ فتاوی ہندیہ مصری جلد ۲ صفحہ	مستحب ہے کہ اپنے اضحیہ میں سے خود کھائے اور غیروں کو کھلائے۔

در مختار میں ہے

ویاکل من لحم الاضحیۃ (رد المحتار مصری جلد ۵ صفحہ ۲۸۶)	اضحیہ کے گوشت میں سے کھائے۔

شامی میں ہے

ولیستحب ان یاکل منها (شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۸۶)	اور مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھائے

ظاہر ہے کہ اگر اس کا تصدق واجب ہوتا تو نہ جمع کرنے کا حق ہوتا نہ عیال پر صرف کی اجازت نہ اغنیاء کو کھلانا جائز ہوتا نہ ذمی کو ہبہ کرنا روا نہ خود تناول کرنے کا استحباب کہ صدقہ واجبہ کا یہی حکم ہے۔ در مختار میں ہے

ولا الی من بینهما ولاد (رد المحتار مصری کتاب الزکاۃ باب المصرف جلد ۲ صفحہ ۶۹)	زکوٰۃ ان لوگوں پر صرف نہ کیے جنکے اور زکوٰۃ دینے والے کے درمیان اصول و فروع کا رشتہ ہو

علامہ شامی قدس سرہ السامی اسکے تحت فرماتے ہیں

Marfat.com

وکذا کل صدقة واجبة کالفطرة والنذر
والکفارات اما التطوع فیجوز بل هو اولی
(شامی مصری جلد دوم صـ٨٦)

ایسے ہر صدقہ واجبہ جیسے صدقہ فطر اور نذر
اور کفارات کا اصول و فروع پر خرچ نہ ہوں گے
لیکن صدقات نافلہ کا ان پر صرف جائز بلکہ اولی ہے

نیز فرماتے ہیں ،

وان وجبت بہ فلا یاکل منها شیئا
ولا یطعم غنیا سواء کان الناذر
غنیا او فقیرا ۔ لان سبیلها التصدق
ولیس للمتصدق ذالك
شامی مصری کتاب الاضحیہ جلد ٥ صـ٢٨٦

اگر قربانی اپنے پر خود واجب کر لی (نذر مان
کر) تو اس میں سے کچھ نہ کھائے نہ غنی کو کھلائے
خواہ نذر ماننے والا غنی ہو یا فقیر اسلئے کہ اسکی
راہ صرف صدقہ ہے اور صدقہ کرنے والے
کو اس کا حق نہیں ۔

دلیل سابع طرز تریہ کہ جن اشیا کا استعمال قبل ذبح مضحی کیلئے ناجائز تھا بعد ذبح اون کا استعمال بھی جائز ہے ۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے

وکرہ جز صوفها قبل الذبح لینتفع بہ
فان جزہ تصدق بہ ولا یرکبها ولا
یحمل علیها شیئا ولا یؤجرها فان فعل
تصدق بالاجرۃ حاوی الفتاوی لانہ
التزم اقامۃ القربۃ بجمیع اجزائها
(بخلاف ما بعدہ) لحصول المقصود مجتبی
(ویکرہ الانتفاع بلبنها قبله کما فی الصوف)
(رد المحتار مصری جلد ٥ صـ٢٨٥)

قربانی سے قبل قربانی کے جانور کے بال بغرض
انتفاع کاٹنا مکروہ ہے تو اگر کاٹ لے صدقہ
کر دے اور نہ اس پر سوار ہو نہ اس پر کوئی بوجھ لادے
نہ اسے کرایہ پر دے اگر ایسا کر لیا تو اجرت
صدقہ کرے یہ حاوی الفتاوی میں ہے اسلئے
کہ اس نے اسکے تمام اجزا کے ساتھ قربت کا
التزام کیا ہے بخلاف ما بعد کہ مقصود حاصل ہو چکا یہ
مجتبی میں ہے اور اس جانور کے دودھ سے بھی نفع حاصل

Marfat.com

دلیل ثامن اور تو اور خود کھال کو مضحی اپنے استعمال میں لا سکتا ہے اگر اسکا صدقہ واجب ہوتا اسکی کھال صدقہ کرنا واجب ہوتا۔ شرح وقایہ میں ہے۔

ویتصدق بجلدها اویعمل آلة کجراب اوخف اوفروا ویبدله بما ینتفع به باقیا لا بما ینتفع به مستهلکا

(شرح وقایہ جلد دوم ص۱۴۹)

جلد کو صدقہ کردے یا اس کا کوئی آلہ مثل جراب یا موزہ یا پوستین کے بنالے یا کسی ایسی چیز سے بدلے جسے باقی رکھتے ہوئے نفع حاصل کیا جائے۔ ایسی چیز سے نہ بدلے کہ جسے ہلاک کرکے نفع اٹھایا جائے

فتاوی ہندیہ میں ہے

ویتصدق بجلدها اویعمل منه غربال و جراب ولا بأس بان یشتری به ما ینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ذالك مثل ما ذکرنا ولا یشتری به ما لا ینتفع الا بعد الاستهلاك

(فتاوی عالمگیری جلد ۵ مطبوعہ مصر ص۳۰۱)

اسکی جلد کو صدقہ کرے یا اسکی چھلنی اور جراب بنالے اور اسمیں بھی حرج نہیں کہ اسکے بدلے میں ایسی چیز خرید لی جائے جسے بعینہ باقی رکھتے ہوئے نفع حاصل کیا جائے استحسانا یہ اسکے مثل ہے جو ہم نے بیان کیا اور اسکے بدلے میں ایسی چیز نہ خریدے جسے ہلاک کرنے کے بعد نفع حاصل کیا جائے۔

دلیل تاسع احکام گوشت پوست آپسمیں ایک دوسرے پر قیاس کئے جاتے ہیں فقہائے کرام نے احادیث میں جلد کا حکم دیکھکر گوشت کو اسپر قیاس فرمایا۔ درمختار میں ہے

ولا یعطی اجر الجزار منها لانه کبیع و استفیدت من قوله علیه الصلوٰة والسلام من باع جلد اضحیته فلا اضحیة له

ردالمحتار مصری جلد ۵ ص۲۸۴

قربانی میں سے قصاب کو اجرت نہ دی جائے کیونکہ بیع کی طرح ہے اور حضور کے فرمان مقدس سے مستفاد کہ جسنے اپنی قربانی کی کھال فروخت کی اسکی قربانی نہیں ہے۔

Marfat.com

شامی میں اس کے تحت فرمایا

لان کلا منھا معاوضۃ	اسلئے کہ گوشت و پوست میں سے اجرت
شامی مصری جلد ۵ ص۲۸۵	دیا جانا معاوضہ ہے۔

یونہی شرح وقایہ میں ہے

فاذا کان الحکم فی الجلد ھذا فاسوا علیہ اللحم (شرح وقایہ جلد ثانی ص۱۸۷)	جب جلد کے متعلق یہ حکم ہے کہ دغیر مستہلک چیز سے بدلی جائے مستہلک نہیں) اسی پر گوشت کو قیاس کیا۔

ولبیل عاشر فقہائے کرام کی ان تصریحات کے پیش نظر ہر سلیم الطبع یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ وجوب صرف اراقۃ الدم کا ہے گوشت پوست کا تصدق واجب نہیں بناءعلیہ زمانہ قریب کے ایک مولوی عبد الحئی صاحب لکھنؤی کہ حضرات مانعین جنہیں مانتے ہیں اپنے فتاوی میں صراحتہً پوست کا صدقہ نافلہ ہونا بیان کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

پر ظاہر کہ تصدق بچرم اضحیہ از قبیل تطوعات است و صدقہ تطوع محکوم علیہ بحرمت صرف آں بر بنی ہاشم نیست اینچنیں احکام از خصائص زکوۃ ست مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحئی مطبوعہ یوسفی فرنگی محل لکھنوی جلد ۲ ص۳۰	ظاہر ہے کہ پوست اضحیہ کا صدقہ از قبیل مستحبات ہے اور صدقہ مستحبہ کا صرف بنی ہاشم وغیرہ پر محکوم بحرمت نہیں۔ اس قسم کے احکام خصوصیات زکوٰۃ سے ہیں۔

اسی میں چند سطور کے بعد

صدقۂ تطوع بر بنی ہاشم صرف کردن جائز است و ہمیں است مذہب جمہور و تصدق بچرم اضحیہ نیز تطوع است لاجرم بہا ایشاں صرف	صدقۂ نافلہ بنی ہاشم پر صرف کرنا جائز ہے اور یہی مذہب جمہور ہے اور پوست اضحیہ کا صدقہ بھی صدقۂ نافلہ ہے لامحالہ اس کا صرف

Marfat.com

آں جائز خواہد شد۔ | ان پر جائز ہوگا۔

اسی فتوے کے آخر میں ہے

چوں تصدیق بجرم اضحیہ از قبیل تطوعات است لاجرم نقل آں مکروہ نخواہد شد | جب پوست اضحیہ کا صدقہ صدقات نافلہ قبیل سے ہے تو لاجرم اسکا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا مکروہ نہ ہوگا

تلک عشرۃ کاملۃ

جب یہ ثابت ہو گیا کہ پوست اضحیہ کا صدقہ صدقۂ واجبہ نہیں بلکہ صدقۂ نافلہ ہے تو مسجد میں اسکے عدم صرف کی کوئی وجہ وجیہہ نہیں بلکہ مساجد کیلئے یہ جسقدر چندہ وغیرہ ہو رہا ہے یہ سب صدقۂ نافلہ ہی میں تو داخل ہیں اگر صدقۂ نافلہ کا عدم جواز تسلیم کر لیا جائے تو پھر تعمیر مساجد کی سبیل ہی نہ رہے اصولاً تو اسیقدر کافی تھا لیکن مزید اطمینان کے لئے ہم حضرات مانعین کے شبہات کا ازالہ بھی مناسب سمجھتے ہیں خداوند کریم حق بات حق سمجھنے اور حق سننے کی توفیق عطا فرمائے آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شبہ اوّل غنی اور مسجد کا ایک حکم ہے اور چونکہ غنی کو کھال نہیں دیجاتی لہٰذا مسجد کو بھی نہیں دیجا سکتی۔

ازالہ غنی کو کھال نہ دینا اور ہے اور نہ دیا جا سکنا اور شریعت مطہرہ نے کہیں اسکی ممانعت نہ فرمائی بلکہ دلیل خاص میں عالمگیری کی عبارت گذری ویہب منها ما شاء للغنی والفقیر قربانی میں سے جو کچھ چاہے غنی اور فقیر دونوں کو دے سکے عموم میں کھال بھی داخل اور یہ اس باب میں نص صریح ہے۔

Marfat.com

شبہ دوم اگر غنی کو کھال دے بھی دیجائے تو اسے فروخت کا حق نہ ہوگا جیسے خود مضحی کو فروخت کرنیکا حق نہیں ہے۔ یونہیں مسجد میں کھال دیجا سکے گی لیکن مسجد اُسے فروخت نہیں کر سکتی۔

ازالہ اولاً اسپر دلیل درکار۔ ثانیاً یہ کس نے کہا کہ قربانی کرنے والے کو بہر صورت کھال بیچنا ممنوع ہے۔ ممانعت صرف اوس صورت میں ہے جبکہ اپنی ذات یا اپنے عیال پر صرف کرنے کیلئے بیچے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے

ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ عالمگیری کتاب الاضحیہ باب سادس جلد ۵ صفحہ ۳۰۱ مطبوعہ مصر	اپنے نفس اور عیال پر خرچ کرنے کے لئے چرم قربانی کو دراہم کے بدلے نہ بیچے

ہاں اگر کسی کار خیر میں صرف کیلئے درہموں کے بدلے کھال فروخت کی بلا شبہ جائز ہے اسی میں ہے۔

ولو باعھا بالدراھم لیتصدق بہ جاز لانہ قربۃ کالتصدق کذا فی التبیین عالمگیری مصری جلد ۵ صفحہ ۳۰۱	اگر کھال کو درہموں سے بیچا نہ تصدق کریگا تو جائز ہے اسلئے کہ جیسے کھال صدقہ کرنا قربت ہے یونہی کھال کے درہموں کا صدقہ کرنا بھی قربت ہے ایسا ہی تبیین میں ہے

ثالثاً بالغرض آپ ہی کی بات مان لی جائے کہ خود مضحی (کسی صورت میں بھی) کھال فروخت نہیں کرسکتا پھر بھی غنی پر اس کا کیا اثر۔ مضحی کے احکام اور غنی کے اور۔ اعتراض سے قبل شامی ہی کو ملاحظہ فرمایا ہوتا تحریر فرماتے ہیں۔

واذا دفع اللحم الی فقیر بنیۃ الزکوٰۃ | اگر فقیر کو گوشت قربانی بہ نیت زکوٰۃ دیا ظاہر روایت

لا یجب عنہا فی ظاہر الروایۃ لکن اذا دفع للغنی ثم دفع الیہ بنیتہا یجب (شامی مصری جلد خامس کتاب الاضحیہ ۲۰۲)

روایت میں کافی نہیں لیکن اگر غنی کو دیدیا گیا پھر اس نے فقیر کو بنیت زکاۃ دے یا کافی ہے ۔

شبہ سوم غنی کو کھال تو دیجا سکتی ہے لیکن اوسے بیچکر اوسکی قیمت ادے پیش کرنا اسکی کسرشان ہے ۔ اسیطرح مسجد میں کھال دیجا سکتی ہے لیکن اسے فروخت کرکے مسجد میں لگانا ناجائز ہے ۔

ازالہ اولاً شرع مطہرہ سے اسپر دلیل کیا ثانیاً عموماً مسجد میں کھال ہی دیجاتی ہے ثالثاً ابھی عالمگیری سے نقل ہوا کہ اس نیت سے خود مسجد کو فروخت کرنا جائز ہے رابعاً مسجد والے اگر فروخت کریں تو اوپر والی شامی کی عبارت اوسکی دلیل ہے خامساً غنی کیلئے چندہ کرنا بھی اسکی کسرشان ہے لیکن مسجدیں عموماً چندہ ہی سے بن رہی ہیں اگر یہ وجہ ممانعت ہے تو پھر مسجد کیلئے چندہ کی ممانعت کا بھی اعلان فرمائیں اگر آپ یوں کہیں کہ مسجد خود چندہ نہیں کرتی بلکہ ہم اوسکے لیئے چندہ کرتے ہیں اسلئے جائز ہے ۔ اس بنا پر اگر مسجد کا چندہ جائز ہے تو یہ کلیہ کھالوں میں بھی جاری کہ نہ کھالیں مسجد خود جمع کرتی ہے نہ فروخت کرتی ہے بلکہ ہم لوگ یہ امور انجام دیتے ہیں لہذا یہ بھی جائز ہے ۔

شبہ چہارم جب یہ صدقہ مستحبہ ہے تو اپنے استعمال میں کیوں نہیں لاسکتا

ازالہ سبحان اللہ ابھی دلیل ثامن میں گزرا کہ کھال کو استعمال کرسکتا ہے ڈول مشک وغیرہ بنا سکتا ہے اور شبہ ششم میں اور عبارات اسی قسم کی آتی ہیں ۔ ہاں کھال کو فروخت کرکے اسکی قیمت کے پیسے اپنے اور اپنے عیال پر صرف نہیں کرسکتا کہ

Marfat.com

اس نے اضحیہ کے تمام اجزاء سے تقرب کا قصد کیا ہے اور اب اسے فروخت کرنا منافی تقرب و خلوص ہے گویا کہ اپنے جانور کی قیمت پھر سے وصول کر رہا ہے تو وہ عبادت و خلوص کہاں رہا اور شرعا مطالبہ عبادت و خلوص کا ہے مولیٰ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن ینالہ التقوی منکم (پارہ ۱۷ سورہ حج)	اللہ کو نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون لیکن اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

تفسیر مدارک شریف میں اسکے تحت فرمایا

لن یرضی المضحون والمقربون ربهم الا بمراعاة النیة والاخلاص ورعایة شرط التقوی۔ مدارک شریف مصری علی ہامش الخازن جلد ۳ صفحہ ۳۱	قربانی کرنے والے تقرب رب چاہنے والے خلوص نیت و شرط تقویٰ کی رعایت کے بغیر اپنے رب کو ہرگز راضی نہیں کر سکتے۔

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ تقوی و خلوص کی تعلیم دینے والے اور نفوس کا تزکیہ فرمانے والے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

من باع جلد اضحیته فلا اضحیة له کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ کتاب العیدین والاضحیہ صفحہ ۱۵۱	جس نے اپنی قربانی کی کھال بیچی اسکی قربانی قبول نہیں۔

شرح وقایہ میں ہے

Marfat.com

يمكن التبديل بالدراهم فتمول (شرح وقایہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵)	کھال کو درہموں سے تبدیل کرنا ممنوع ہے

یہ وہ پہلی مصلحت تھی کہ جس کے باعث کھال فروخت کرکے اوس کے پیسے اپنے صرف میں لانے کی ممانعت فرمائی گئی اگر اس کا جواز رکھا جاتا تو معنی گوشت و پوست بیچکر جانور کی قیمت وصول کر لیتا جو روح عبادت کے خلاف تھا دوسری مصلحت اسمیں یہ تھی کہ صلہ رحمی وغربا پروری کا سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا جب ادھر گوشت و پوست سب بیچ دیا تو غربا کو کیا دیتا اسلئے ابتداء اسلام میں حکم دیا گیا تھا کہ تین دن کا گوشت اپنے پاس رکھکر باقی سب صدقہ کردو پھر بعد میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حکم منسوخ فرما دیا۔

موطائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے

ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلثة ايام ثم قال بعد ذلك كلوا وتزودوا وادخروا۔ مصفی و مسوی شرحین موطا امام مالک علیہ الرحمۃ مطبوعہ فاروقی دہلی صفحہ ۱۸۲	بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا پھر اسکے بعد یہ فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ اور جمع رکھو۔

مسجد میں کھال دینا منافی خلوص و تقویٰ نہیں بلکہ عین خلوص و تقویٰ ہے مولی تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب (پارہ ۱۷ سورہ حج)	جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ ایک دل کے تقویٰ سے ہے۔

۔۔۔ اپنے نفوس و عیال پر خرچ کرنے کیلئے بیچے جیسا کہ فتاوی ہندیہ سے گذرا

Marfat.com

بخاری مسلم نے بروایت حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثالث حدیث بیان کی کہ فرماتے ہیں۔

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ (کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ صفحہ ۵)	میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے رضائے الٰہی کا طالب ہو کر مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اوسکے لیئے جنت میں گھر بنائے گا۔

صلہ رحمی و غربا پرورئی بھی اسکا کچھ اثر نہیں کہ گوشت کے تین حصے مقرر فرما دیئے گئے ایک خود کیلیئے دوسرا اقربا و احباب کیلئے تیسرا حصہ غربا و فقرا کیلئے شامی میں ہے۔

الافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافۃ لاقربائہ واصدقائہ ویدخر الثلث (شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۹۶)	افضل یہ ہے کہ تیسرا حصہ صدقہ کرے اور تہائی حصہ سے عزیز و احبار کی ضیافت کرے اور تہائی حصہ جمع رکھے۔

جب یہ حصے مقرر ہو چکے تو اب کھال کے متعلق یہ مختار رہا خواہ بعینہ اپنے استعمال میں لائے خواہ غربا کو دیدے خواہ کسی اور مصرف خیر میں صرف کرے۔

شبہ پنجم مسجد کیلیئے کھال متولی کو دینا گویا اوسے اپنا وکیل بنانا ہوا کہ متولی اوسے فروخت کرکے مسجد میں لگائے اور جب یہ خود فروخت نہیں کرسکتا تو وکیل کیونکر رسکیگا

ازالہ اولاً نہ وکیل بنایا جاتا ہے نہ یہ مقصد ہوتا ہے بلکہ لبسا اوقات منتحی کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ متولی کون ہے۔ نہ خبر ہوتی ہے کہ متولی حامل شرائط وکالت ہے بھی یا نہیں نہ اوسکا یہ مقصود کہ اسے خاص متولی ہی فروخت کرے بلکہ بعض دفعہ

متولی صاحب موجود بھی نہیں ہوتے مضحی کھال لاکر حدود مسجد کے کسی گوشہ میں ڈال جاتا ہے اور اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا کہ اسے متولی فروخت کرے یا امام مسجد یا اہل محلہ بلکہ اسکا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ بعد فروخت مسجد میں لگ جائے۔ ثانیاً فرض کرو کہ مضحی ہی کا وکیل سہی پھر جب مضحی خود کار خیر میں صرف کیلئے بیچ سکتا ہے جیسا کہ عالمگیری سے گزرا تو خود تمہارے قول سے بھی وکیل کا تصرف جائز ہوگا کہ خود مضحی کی بیع کہ عدم جواز وکیل کے تصرف کا عدم جواز تم نے ثابت کیا جب کار خیر کیلئے اسکی بیع جائز تو وکیل کا تصرف بھی نافذ ثالثاً بزعم باطل یونہی سہی کہ کار خیر میں صرف کیلئے بھی مضحی فروخت نہ کرسکے پھر تمہیں کیا نافع اور ہمیں کیا مضر کہ وکیل وہ تصرفات کرسکتا ہے جو کسی ممانعت کے باعث مؤکل نہ کرسکے در مختار میں ہے۔

وصح توکیل	اور صحیح ہے وکیل کرنا ....
محرم حلالا	....
ببیع صید وان امتنع عنه المؤکل لعارض النهی۔	محرم کا غیر محرم کو شکار بیچنے کیلئے اگرچہ مؤکل عارضہ نہی کے باعث ممنوع ہے۔

رد المحتار مصری کتاب الوکالہ جلد ۴ ص۵۵۵

شبہ ششم جب کھال مسجد میں دیدیگئی تو اب مسجد کی ملک ہوگئی اور ملک مسجد فروخت نہیں ہوسکتی۔

ازالہ اولاً مضحی کا منشاء ہی اسے فروخت کرکے مصالح مسجد میں لگانے کا ہوتا ہے نہ کہ کھالوں کا مسجد میں انبار کرنا ثانیاً مسجد کے متولی کو اس قسم کے تصرفات کا حق ہوتا ہے اور اسکا تقرر انہیں اغراض کے تحت ہوتا ہے تاتارخانیہ میں ہے

Marfat.com

ان اهل المسجد لو اتفقوا على نصب رجل متوليا لمصالح المسجد فعند المتقدمين يصح ولكن الافضل كونه باذن القاضي ثم اتفق المتاخرون ان الافضل ان لا يعلموا القاضي في زماننا لما عرف من طمع القضاة في اموال الاوقاف (شامی مصری کتاب الوقف جلد ۳ ص[illegible])

بیشک اگر اہل مسجد نے اتفاق کیا ایک شخص کو مصالح مسجد کے لئے متولی بنانے پر تو متقدمین کے نزدیک صحیح ہے لیکن افضل یہ ہے کہ باذن قاضی ہو پھر متاخرین نے اتفاق فرمایا کہ قاضی سے معلوم نہ کریں ہمارے اس زمانہ میں جبکہ اموال اوقاف میں قضاۃ کی طمع پہچان لی گئی۔

بحر و نہر میں ہے

اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضي يكون متوليا
شامی مصری باب احکام مسجد جلد اول ص ۳۷۶

اہل محلہ جب ایک آدمی پر متفق ہوگئے اور اوسے بغیر امر قاضی متولی بنا لیا وہ متولی ہوگیا۔

ثالثاً پوست اضحیہ ایسی ہی چیز ہے کہ جسے بیچکر ہی مسجد میں لگایا جاتا ہے مسجد کا ڈول یا اسکی دریوں کی گوٹ نہیں چار یا دس پندرہ کھالوں سے یہ اتمام پذیر ہونگی نہ کہ اسقدر کثیر۔ اسکی نظیر مسجد کے پھل ہیں کہ انہیں بھی فروخت ہی کرکے انتفاع حاصل کیا جاتا ہے۔ درمختار میں ہے۔

غرس في المسجد اشجارا تثمر ان غرس للسبيل فلكل مسلم الاكل والا فتباع لمصالح المسجد
ردالمحتار مصری کتاب الوقف جلد ۳ ص ۵۶۵

مسجد میں درخت بوئے گئے جو پھل دیتے ہیں اگر نمازیوں کے کھانیکے لئے بوئے گئے تو ہر مسلمان کو ان کا کھانا روا ہے ورنہ انہیں مصالح مسجد کیلئے بیچا جائے گا۔

Marfat.com

حضرت امام علامہ شامی قدس سرہ السامی اسکے تحت فرماتے ہیں

اذا لم یعرف الشرط ان یاخذ ھا المتولی لبیعھا دلیصرفھا فی مصالح الوقف (شامی مصری کتاب الوقف جلد ۳ صفحہ ۴۰۳	جب شرط نہ پہچانی گئی تو پھل متولی حاصل کرے اونہیں فروخت کرنے کیلئے اور مصالح وقف میں صرف کرے ۔

مصالح وقف مسجد کی تفصیل جلیل اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ مبارکہ التحریر الجید فی حکم المسجد میں ہے من شاء فلیرجع الیہ

شبہ ہفتم جب گوشت کا صدقہ مستحبہ ہونے پر قیاس کرکے پوست کو صدقہ مستحبہ قرار دیا گیا تو پوست کو مسجد میں دیتے ہوئے دیکھکر گوشت کو بھی اوسپر قیاس کیا جائے اور گوشت بھی مسجد میں دیا جائے تاکہ اوسے بیچکر اوسکی قیمت مسجد میں لگادی جائے ۔

ازالہ اولاً یہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ گوشت کھانیکی چیز ہے پوست کو کوئی مسلمان نہیں کھاتا ہے ثانیًا ہدیہ وضیافت احباب کا سلسلہ اس سے منقطع ہوتا ثالثًا عید اضحیٰ کے مبارک دن ضیافت الٰہیہ کے دن ہیں اس ضیافت کی قدر یوں بھی ہے کہ قربانی کے گوشت کو خرید وفروخت کئے بغیر استعمال کیا جاتا ہے رابعًا امراء کے دسترخوانوں پر ان دنوں میں گوشت پلاؤ اور کباب سیخ ہوتے اور غریبوں کی روٹی پر بھی ۔ اسلام نے مساوات کا سبق پڑھایا خامسًا بیع گوشت کا مسئلہ خود علما میں مختلف فیہ ہے ۔ لہذا احتیاط اجتناب میں پائی گئی حضرت امام علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں ۔

لیس لہ بیعھا بمستھلك وان لہ	مضحی کو یہ حق نہیں کہ کھال اور گوشت مستھلک

Marfat.com

بیع الجلد بما تبقی عینه وسکت عن بیع اللحم للخلاف فیه ففی الخلاصه وغیرها لو اراد بیع اللحم لیتصدق بثمنه لیس له ذلك ولیس له فیه الا ان یطعم او یاکل

(شامی مصری جلد ۵ صـ۲۸۵)

چیز کے عوض بیچے اور یہ حق حاصل ہے کہ جلد کو ایسی چیز کے عوض بیچدے جو بعینہ باقی رہے، صاحب درمختار نے گوشت کی بیع سے اسلئے سکوت فرمایا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے خلاصہ وغیرہ میں ہے اگر گوشت کے بیچنے کا ارادہ کیا تاکہ اسکی قیمت صدقہ کر دے اسکو یہ حق نہیں اور اس معاملہ میں اسکے لئے یہی حکم ہے کہ کھلائے یا کھائے

حتیٰ کہ وہ علماء جو بیع لحم کے قائل ہیں خود انہیں بھی اختلاف ہے بعض نے فرمایا کہ گوشت کی بیع مستھلک چیز سے جائز ہے اور غیر مستھلک سے جائز نہیں اگرچہ مذہب صحیح یہی ہے کہ گوشت کی بیع بھی مستھلک سے جائز نہیں اور غیر مستھلک سے جائز ہے

فتاویٰ ہندیہ میں ہے

لو اشتری بلحم الاضحیة جرابا لا یجوز ولو اشتری بلحمها حبوبا جاز ولو اشتری بلحمها لحما جاز قالوا، والاصح فی هذا انه یجوز بیع الماکول بالماکول وغیر الماکول لغیر الماکول ولا یجوز بیع غیر الماکول بالماکول ولا بیع الماکول لغیر الماکول

اگر اضحیہ کے گوشت سے جراب خریدی جائز نہیں اور اگر اس کے گوشت سے غلہ خریدا جائز ہے اور اگر اسکے گوشت سے گوشت خریدا جائز ہے علماء نے فرمایا اس (طور) پر اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ ماکول کی بیع ماکول کے ساتھ جائز ہے اور غیر ماکول کی غیر ماکول کے ساتھ جائز اور غیر ماکول کی بیع ماکول کے ساتھ جائز نہیں اور نہ ماکول کی غیر ماکول سے فتاویٰ ظہیریہ

Marfat.com

هكذا في الظهيرية وفتاوى قاضيخان
عالمگیری کتاب الاضحیہ باب سادس جلد ۵ صفحہ ۳۰۱

اور فتاوی قاضی خان میں ایسا بھی ہے

حالانکہ خود اسی عالمگیری میں مذہب صحیح یہ بیان فرمایا گیا

واللحم بمنزلة الجلد في الصحيح حتى لا يبيعه بما لا ينتفع به الا بعد الاستهلاك (عالمگیری کتاب الاضحیہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۱)

اور گوشت کا حکم، کھال کی طرح ہے مذہب صحیح میں یہاں تک کہ اسکو اس چیز سے نہ بیچے کہ جسے ہلاک کرکے نفع حاصل کیا جائے

علامہ شامی قدس سرہ السامی رد المحتار میں فرماتے ہیں

والصحيح كما في الهداية وشروحها انهما سواء في جواز بيعهما بما ينتفع بعينه دون ما يستهلك وايده في الكفاية بما روى ابن سماعة عن محمد لو اشترى باللحم ثوبا فلا باس بلبسه۔
شامی مصری جلد ۵ صفحہ ۲۵۲

صحیح وہ ہے جو ہدایہ اور اسکی شرحوں میں ہے کہ گوشت و پوست جواز بیع میں یکساں ہیں اس چیز سے جسے بعینہ باقی رکھکر نفع حاصل کیا جائے بخلاف اس چیز کے کہ جسے ہلاک کرکے نفع اٹھایا جائے اور کفایہ میں اسکی اس دلیل سے تائید کی جو کہ ابن سماعہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ اگر گوشت کے عوض کپڑا خریدا گیا تو اسکے پہننے میں حرج نہیں

اس اختلاف کے پیش نظر گوشت کا مسجد میں نہ دیا جانا ہی احتیاط ہے بخلاف پوست کے اوسکے لئے صریح جزیہ فتاوی عالمگیری سے شبہ دوم میں گزرا الو باعها بالدراهم ليتصدق به جاز (انتهى)

شبہ ششم درمختار میں ہے ويتصدق بجلدها قربانی کی کھال صدقہ کیجائے کیونکہ یہاں صدقہ کرنا بتایا گیا ہے لہذا صدقہ ہی کرنا ہوگا مسجد میں نہیں لگائی جاتی

52880

Marfat.com

اور نہ ہی کسی اور مصرف میں صرف کیجا سکتی ہے اس لئے صدقہ سے مراد صدقہ واجبہ ہی ہوتا ہے۔

ازالہ یہ مانعین کا وہ چوٹی کا اعتراض ہے جو پاکستان سے لیکر ہندوستان تک اچھالا جا رہا ہے۔ لہذا ہم بھی اس پر قدرے تفصیل سے کلام کریں۔ اقول وباللہ التوفیق عبارت درمختار پیش کرنے میں حضرات مانعین نے تدبر سے کام نہ لیا ورنہ اس باب میں اسے پیش کرنے کی جرات ہرگز نہ کرتے اولاً صاحب درمختار اور اس کے ماتن صاحب تنویر الابصار یہاں بیان مستحبات فرما رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

(ویاکل من لحم الاضحیة ویؤکل غنیا ویدخر وندب ان لا ینقص التصدق عن الثلث) وندب ترکه لذی عیال توسعة علیهم (وان یذبح بیده ان علم ذلك والا) یعلمه (شهدها) بنفسه ویامر بالذبح کی لا یجعلها میتة (وکره ذبح الکتابی) واما المجوسی فیحرم لانه لیس من اهله درر (ویتصدق بجلدها)

رد المحتار کتاب الاضحیہ جلد ۵ صفحہ ...

اور قربانی کے گوشت میں سے خود کھائے اغنیاء کو کھلائے اور جمع کر رکھے اور مستحب ہے کہ صدقہ تہائی سے کم نہ کرے اور مستحب ہے کہ تنگدست عیالدار اپنے عیال پر وسعت کی غرض سے صدقہ کو ترک کردے اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جبکہ ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر نہ جانتا ہو تو خود موجود رہے اور دوسرے کو ذبح کرنیکا حکم دے تاکہ ناواقف قربانی کو مردہ نہ بنادے کتابی کا ذبیحہ مکروہ ہے لیکن مجوسی کا ذبیحہ حرام ہو جائیگا کہ وہ اسکا اہل ہی نہیں یہ درر میں ہے اور قربانی کی جلد کو صدقہ کرے

ظاہر ہے کہ گوشت قربانی کا تناول کرنا اغنیاء کو کھلانا ذخیرہ کر رکھنا صدقہ تہائی

Marfat.com

سے کم نہونا تنگدست عیالدار کا اپنے اہل کیلئے روک رکھنا اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا خود موجود رہنا انمیں سے ایک چیز بھی واجب نہیں تو کھال کا صدقہ کیونکر واجب ہوگیا۔ حالانکہ اسی ضمن میں اوسکا بھی بیان ہے ثانیاً اسی میں ویتصدق بجلدھا کے بعد فرمایا۔

اویعمل منہ نحو غربال وجراب و قربة وسفرة ودلو اویبدلہ بما ینتفع بہ باقیاکما مرلا بمستھلك	یا اس کھال سے جراب مشک دسترخوان یا ڈول بنا لیا جائے یا اسکو ایسی چیز سے بدلے جسکو باقی رکھتے ہوئے اس سے فائدہ حاصل کیا جاسکے جیسے کہ گذرا مستہلک چیز سے نہ بدلے۔
(ردالمحتار مصری جلد ۵ صـ۲۸۷)	

اس جزئیہ کے باوجود یہ کہنا کہ کھال کسی اور کام میں نہیں آسکتی کسقدر دلیری ہے اور جب خود وہ اپنے استعمال میں لاسکتا ہے تو مسجد میں دینا تو کار خیر میں دینا ہے یہ کیونکر ناجائز ہوگا اگر اسکا تصدق صدقہ واجبہ ہوتا تو اپنے استعمال کی کہاں راہ تھی۔ ثالثاً اسی ویتصدق بجلدہا کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں۔

ویتصدق بجلدھا وکذا بجلالھا وقلائدھا فانہ یستحب اذا اوجب بقرة ان یجللھا ویقلدھا واذا ذبحھا تصدق بذالک کما فی التاتارخانیہ	اور جلد کو صدقہ کرے ایسے ہی اسکے جھول اور ہار وگلوبند کو صدقہ کرے کہ بیشک یہ مستحب ہے کہ جب اپنے گائے واجب کی تو اسے جھول ہار گلوبند پہنائے اور جب اسے ذبح کی تو انکو صدقہ کردے جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے۔
(شامی مصری جلد ۵ صـ۲۸۷)	

لفظ کذا نے بتایا کہ جو حکم کھال اور جھول کے تصدق کرنے کا ہے وہی جلد کے تصدق کا اور یستحب سے ظاہر کہ یہ چیزیں اسے پہنانا بھی مستحب اور

Marfat.com

اور بعد ذبح تصدیق بھی مستحب اس تصریح صریح کے بعد اسے صدقہ واجبہ ٹھہرانا خواہ مخواہ مطلب کو بگاڑنا نہیں تو اور کیا ہے خود حضرات مانعین نے آجتک بار اور حصول کے وجوب تصدق کا فتوی صادر نہ فرمایا۔ اگر آج سے پہلے کوئی اس کے وجوب پر فتویٰ دیا ہو تو بتائیں لیکن اسکا ثبوت ضروری ہوگا کہ ان کا وہ فتویٰ اس تحریر کے مطالعہ سے قبل کا ہے رابعاً صدقہ کے متعدد معنیٰ ہیں کما لا یخفی من طالع کتب اللغات ان میں سے صرف ایک معنی خاص میں خلاف تصریحات فقہائے کرام اسے محصور کر دینا یقیناً انصاف سے بعید ہے خامساً لفظ صدقہ کا اطلاق صدقات مستحبہ پر خود قرآن عظیم واحادیث کریمہ وکلمات مفسرین کرام ومحدثین عظام وفقہائے انام میں شائع وذائع ہے قرآن حکیم میں ارشاد ہوا۔

ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم (پارہ ۳ سورۂ بقر)	اگر صدقات ظاہر کرکے دو تو اچھا ہے اور اگر چھپا کر فقراء کو دو تو تمہارے لئے سب سے اچھا ہے۔

سید المفسرین حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان تخفوھا کے تحت فرماتے ہیں۔

تسروھا یعنی التطوع تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس مصری ۲/۱	تخفوہا کے معنی یہ ہیں کہ اسکو چھپا کے دو یعنی صدقہ نافلہ کو۔

حضرت امام علامہ علاؤ الدین علی ابن محمد بن محمد ابراہیم بغدادی علیہ الرحمۃ تحت آیۂ کریمہ ان تبدوا الخ اظہار صدقہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ای لتظهروا الصدقات والصدقة ما یخرجہ الانسان من مالہ علی وجہ التقرب فیدخل فیہ الزکوٰۃ الواجبۃ وصدقۃ التطوع
(تفسیر خازن شریف مصری جلد اول ص ۲۱۲)

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ صدقات ظاہر کرو اور صدقہ یہ ہے کہ انسان اپنے مال میں سے بغرض عبادت کچھ حصہ نکالے تو اس آیت میں زکوٰۃ واجبہ اور صدقۂ نافلہ دونوں داخل ہیں۔

یہی علامہ ممدوح فہو خیر لکم کے تحت اخفائے صدقہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

یعنی الاخفاء الصدقۃ افضل من العلانیۃ وکل مقبول اذا کانت النیۃ صادقۃ واختلفوا فی المراد بالصدقۃ النافلۃ المذکورۃ فی الآیۃ فقال الاکثرون المراد بہا صدقۃ تطوع واتفق العلماء علی ان کتمان صدقۃ التطوع افضل واخفاءھا خیر من اظہارہا۔ تفسیر خازن شریف مصری جلد اول ص ۲۱۲

اخفائے صدقہ اظہار صدقہ سے افضل ہے اور سب مقبول ہیں جب کہ نیت صالحہ ہو اور علمائے کرام نے صدقہ مذکورہ آیۂ کریمہ میں اختلاف فرمایا تو اکثر نے یہ فرمایا کہ اس سے مراد صدقات نافلہ ہیں اور علماء نے اس پر اتفاق فرمایا کہ صدقات نافلہ کا اخفاء ان کے اظہار سے افضل ہے۔

حضرت امام علامہ ابو البرکات سیدی عبداللہ ابن احمد ابن محمود نسفی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

قالوا المراد صدقات التطوع
تفسیر مدارک التنزیل علی ہامش الخازن جلد اول ص ۲۱۲

علماء کرام فرماتے ہیں اس سے مراد صدقات نافلہ ہیں۔

حضرت امام علامہ مفتی ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذ سلطان اورنگ زیب

Marfat.com

عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیر آیہ کریمہ خذ من اموالھم صدقۃ رقمطراز ہیں۔

الصدقۃ یحتمل صدقۃ نافلۃ والزکوٰۃ۔ (تفسیرات احمدیہ مطبوعہ مجیدیہ پریس پارہ ۱۱ صفحہ ۴۷۲)	آیت میں لفظ صدقہ صدقہ نافلہ اور زکوٰۃ پر محتمل ہے۔

احادیث کریمہ اس باب میں کثیر دوافر ہیں تبرکاً چند احادیث کریمہ ذکر کریں ابو داؤد و طبرانی و بیہقی نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک جماعت صحابہ سے مرفوعاً روایت کی کہ دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

حصنوا اموالکم بالزکاۃ وداؤو مرضاکم بالصدقۃ واستقبلوا امواج البلاء بالدعاء والتضرع (کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ صفحہ ۱۳۱)	زکوٰۃ دیکر اپنے مالوں کی حفاظت کرو صدقہ دیکر بیماریوں کی دوا کرو۔ بلاؤں کی موجوں کا دعا و تضرع سے استقبال کرو۔

یہاں لفظ صدقہ کو زکوٰۃ کے بالمقابل ارشاد فرماکر اشارہ فرما دیا کہ صدقہ علاوہ زکوٰۃ بھی ہوا کرتا ہے اور سنئے صدقہ اور افضل صدقہ کون صدقہ تطوع ہے۔ ابو داؤد و نسائی نے حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے دربار رحمۃ اللعالمین میں عرض کی۔

یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا وقال ھذا لام سعد مشکوٰۃ شریف مطبع نظامی دہلی صفحہ ۱۶۹	یا رسول اللہ سعد کی ماں انتقال فرما گئیں تو کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا پانی تو انہوں نے کنواں کھودا اور فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کیلئے ہے۔

نہ ہوئے حضرات مانعین اس زمانہ میں ورنہ اس کنوئیں پر ایک بورڈ لگا

Marfat.com

دیتے کہ اسکا پانی فقیر پئے غنی نہ پئے اسلئے کہ یہ صدقہ ہے اور صدقہ سے مراد صدقہ واجبہ ہی ہوتا ہے ہیں حضرات مانعین سے گذارش کرتا ہوں کہ اگر خیر سے حج کو تشریف لیجانا ہوگیا اور وہ مبارک کنواں نجدی کے دست برد سے محفوظ ملا تو آپ تو غالبًا اس کا پانی نوش نہ فرمائیں گے لیکن ہم تو انشاء اللہ الکریم خوب سیر ہوکر پیئیں گے۔ صدقہ نافلہ کے انکار نے آپ کو کیسے خسارہ میں رکھا۔ طبرانی نے باسناد حسن و امام بیہقی نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود حبر الامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جواد و کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

کل قرض صدقۃ	ہر قرض صدقہ ہے
(کتاب الترغیب والترہیب علی ہامش المشکوٰۃ ص۱۵۱)	

ہر صدقہ کو اگر صدقہ واجبہ ہی مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ نہ کسی سے قرض لیجئے نہ کسی صاحب نصاب کو قرض دیجئے اور اگر کسی مفلس کو قرض دیں تو واپسی کا قصد نہ کیجئے کہ صدقہ دیکر پھر اسے خریدنے کی بھی ممانعت ہے چہ جائیکہ اسکی واپسی موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔

ان عمر ابن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاراد ان یبتاعہ فسأل عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک۔	حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو راہ خدا میں گھوڑے پر سوار کیا پھر گھوڑا خریدنے کا قصد فرمایا حضور کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اس باب میں سوال کیا۔ فرمایا نہ اسے خرید نہ اپنا صدقہ واپس لے۔
(موی: مصفّٰی شرحین موطا مطبوعہ فاروقی دہلی جلد ۱ ص۲۱۶)	

Marfat.com

امام ترمذی بروایت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحب خلق عظیم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

تبسمك فی وجه اخیك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة ونصرك الرجل الردی البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطریق لك صدقة وفراغك عن دلوك الی دلو اخیك لك صدقة

مشکوٰۃ شریف نظامی صہ۱۲

اپنے (مسلمان) بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے بھولے کو راستہ بتانا صدقہ ہے کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کر دینا صدقہ ہے اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے

ہر صدقہ کو صدقہ واجب بتانے والے حضرات غالباً ان امور میں سے کسی امر پر عمل نہ کریں گے نہ کسی غنی کے ساتھ نہ اپنے اصول و فروع کے ساتھ یہ چار احادیث محض بطور نمونہ گزارش کی گئیں ورنہ تفصیل کیلئے دفتر طویل کی ضرورت ہے جو مفسرین کرام کے اقوال آیات کے تحت گزرے۔ محدثین عظام نے ان احادیث کے ابواب کا نام افضل الصدقہ رکھا اسیقدر کافی تھا لیکن مناسب ہے کہ آخر میں خاتم المحدثین حضرت علامہ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت پیش کی جائے۔ فرماتے ہیں۔

ایں بیان صدقہ واجبہ بود اما صدقہ تطوع

یہ صدقہ واجبہ کا بیان تھا لیکن صدقہ نفل

Marfat.com

اگرچہ امر ایجابی بدان نہ کردے و بر ترک
وعید نفرمودے اما او را بغایت
دوست داشتے و بدان چندان شاد شدے
کہ بخلاء بشنیدن آں شاد شوند و ہر مقدار
کہ در راہ حق صرف کردے آں را بسیار
نہ شمردے و ہیچ کس چیزے از وے نخواستے
الا اجابت کردے و بدادے و فرزدق
شاعر در نعت وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
گفتہ است شعر

ما قال لا قط الا فی تشھدہ
لولا التشھد کانت لاءہ نعم

(مدارج النبوۃ شریف مطبوعہ نولکشور باب دھم
در انواع عبادت نوع سوم زکاۃ وصل صدقہ تطوع جلد اول)

اگرچہ اس کا حکم بطور وجوب
نہ فرمایا نہ اسکے ترک پر وعید فرمائی لیکن
اسے بغایت محبوب رکھتے تھے۔ اور
اسقدر اظہار سرور فرماتے تھے کہ بخلاء
لیکر خوش ہوتے ہیں اور جس مقدار میں
راہ خدا میں صرف فرماتے اسے زیادہ
نہ شمار فرماتے اور کوئی شخص کوئی چیز آپ سے
طلب کرتا مگر آپ قبول فرماتے اور دیدیتے فرزدق
شاعر نے آپکی نعت میں عرض کیا ہے شعر

تشہد کے علاوہ آپ کے لب پر نہ لا آیا
تشہد گر نہ ہوتا آپ کا لا بھی نعم ہوتا

(نیر الحامدی)

فقہائے کرام کے یہاں بھی صدقہ کا اطلاق صدقۂ نافلہ پر موجود ہے جسکی عبارات اس رسالہ میں متعدد مقامات پر گذریں یہاں صرف دو عبارتیں خاص متعلقہ گوشت قربانی نقل ہیں۔

ویستحب ان لا ینقص الصدقۃ من الثلث

قدوری ص ۲۳

مستحب یہ ہے کہ صدقہ تہائی سے کم نہ کرے۔

Marfat.com

شامی میں ہے

والصدقة باللحم تطوع	گوشت کا صدقہ صدقہ نافلہ ہے

شامی جلد ۵ صفحہ ۲۸۶

اس مختصر وضاحت کے بعد میں اپنے مسلک کی تصدیق وحصول برکت و قبولیت کی امید رکھتے ہوئے حضور پر نور اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا ایک فتوی مبارکہ پیش کرتا ہوں جنہیں علمائے عرب وعجم نے سراہا دعائیں دیں مجدد ہذا القرآن کے عظیم خطاب سے یاد فرمایا

عرفان شریعت حصہ دوم میں اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے متعلق دو فتوے شائع ہوئے پہلا صفحہ ۱۶ پر دوسرا صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۷ تک یہاں صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۷ والا فتوی اپنی تمام ضیا باریوں کیساتھ نورافگن ہے وھوھذا

مسئلہ ۔ مفتیان کرام وفقہائے ذوی الاحترام کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے ۔

زید کہتا ہے کہ جلد قربانی وعقیقہ مسجد ومدرسہ کے صرف میں آسکتی ہے ۔ بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دیجائے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الٰہی نے فرمادی انما الصدقات للفقرآء الآیہ (سورۂ توبہ) اور حکم باری تعالیٰ ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول لہذا کلام ربانی کیطرف رجوع کیگئی ۔ نیز بکر کا بیان ہے کہ برتقدیر صحت قول زید اسکا ماخذ کہاں ہے امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارات فرمائی جائے بینوا وتوجروا ۔

الجواب ۔ بیشک ہر منازعت میں اللہ ورسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلا واسطہ رجوع کی لیاقت کہاں ۔ یہیں دیکھئے آیہ کریمہ میں صدقات

Marfat.com

سے زکوٰۃ مراد کہ اسمیں ارشاد ہوتا ہے والعاملین علیها اور بکر نے اسے قربانی وعقیقہ کو شامل کر دیا۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے ذکلوا منها اسمیں سے خود بھی کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی انما الصدقات للفقرآء الایہ یہ بھی نہ سمجھا کہ عوام تک اسے قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ۔ تو ہر کار تقرب اسمیں روا و لہذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا لانہ قربۃ کالتصدق ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کیطرف رجوع کی تو اس کا ارشاد پایا فکلوا منها واطعموا البائس الفقیر خود اسمیں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا فکلوا وادخروا وأتجروا خود کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کا کام کرو رواہ ابوداؤد وغیرہ عن نبیشۃ الهذالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد و مدرسہ دینیہ اہلسنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام اور اسی وأتجروا کے حکم میں داخل ہاں، اگر کوئی شخص اسکی جلد اپنے صرف میں لانے کی نیت سے روپیوں پیسوں کو بیچے تو بیشک قیمت اسکے حق میں خبیث ہوگی لانہ خرج من التمول کما نصوا علیہ وفی حدیث المستدرک من باع جلد اضحیتہ فلا اضحیۃ لہ وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب بلکہ فقراء پر تصدق کرے کما هو حکم المال الخبیث اور اگر نہ اپنے لئے بلکہ مسجد و مدرسہ یا کسی فقیر ہی کو دینے کیلئے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متولی مسجد

Marfat.com

ومدرسہ دوکین تعمیر بہر صورت جائز ہے اور وہ دام مدرسہ ومسجد میں صرف ہوسکتے ہیں کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب وقد مرعن التبین انہ قربہ کالتصدق وتمام تحقیقہ فی رسالتنا الصافیۃ الموجبۃ حکم جلود الاضحیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

الحمد للہ کلام اپنے اتمام کو پہنچا یہ سب میرے آقا ومولا سیدی وسندی ومرشدی حضور پر نور حجۃ الاسلام مرجع الانام مولانا الحاج الشاہ محمد حامد رضا خان قبلہ علامہ بریلوی قدس سرہٗ القوی کے فیوضات باطنی کا پرتو ہے کہ جواب کی چند سطور نے صورت رسالہ اختیار کی لہٰذا اس کا نام الفیوضات الحامدیۃ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیۃ تجویز کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ میرے آقا کے فیوض وبرکات سے مجھ تہی داماں کو مالامال فرمائے آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ وقاسم رزقہ سیدنا مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین

مورخہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ دوشنبہ مبارکہ

کتبہ جیلانی رضوی حامدی جودھپوری غفر القوی
الفقیر سید محمد ریاض الحسن

خطیب اعظم جامع مسجد اہل سنت والجماعت امریکن ریلوے ورکشاپ حیدرآباد سندھ پاکستان	رضوی حامدی جودھپوری ۱۳۶۸ھ نے سید محمد ریاض الحسن جیلانی

Marfat.com

تصدیقات
علمائے حیدرآباد سندھ

تقریظ فقیہ امجد محدث ارشد مولینا مولوی ابو المحامد سیّد محمد صاحب محدث اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ

حضرت مجیب خلیفہ حجۃ الاسلام کی تحریر سے ایسے لوگوں کے وجود کا پتہ چلا جو جلد اضحیہ کے بارے میں اس تحقیق انیق کے خلاف ہیں، ورنہ کسی واقف دین پر نہ یہ پوشیدہ ہے کہ جلود اضحیہ کا تصدق صدقہ نافلہ ہے اور نہ یہی پوشیدہ ہے کہ صدقات نافلہ سے مسجد کی خدمت بلاشبہ جائز ہے اور اسکے بعد پھر مسئلہ کا انکار جہل محض اور مسائل سے بے خبری کی دلیل ہے ھذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

فقیر ابو المحامد سید محمد اشرفی جیلانی غفرلہ ولوالدیہ وعن لاحق علیہ

نزیل حیدرآباد سندھ

☆

تقریظ سراج طریقت عارف اسرار حقیقت حضرت مولینا مولوی حافظ سید حامد علیشاہ صاحب مرادآبادی ثم الوری نفع اللہ المسلمین بفیضانہ الصوری والمعنوی

رسالہ ہذا کو مختلف مقامات سے دیکھا مولینا موصوف نے بڑی عرق ریزی سے

Marfat.com

کام لیا اور مسئلہ ھذا میں بڑی تحقیق فرمائی بلاشک جلد اضحیہ مسجد میں اور مسجد کے مصارف میں صرف کرنا جائز ہے جبکہ ایک ذمی کافر کو دینا جائز بنائً علیہ مسجد و دیگر کار خیر میں بھی دینا جائز جیسا کہ علماء کی تصریحات سے ثابت

سید واحد علی

(نزل حیدرآباد)

☆

تقریظ فاضل حزب الاحناف مفتی سکھر حضرت مولنا مولوی شمس الضحیٰ صاحب

جلود اضحیہ سے تعمیر مسجد جائز ہے اگرچہ قربانی کرنے والے نے خود ہی مسجد کے لئے فروخت کیا ہو اور اگر قربانی کرنے والے نے درھم و دینار وغیرہما کے عوض ابتغاء کیلئے قربانی کی کھال بیع کی تو اب اسے مسجد میں صرف نہیں کر سکتا اسکا مصرف صدقات واجبہ کا مصرف ہے۔

شمس الضحیٰ غفرلہٗ

نزل حیدرآباد سندھ

☆

تقریظ مجاہد ملت حضرت علامہ محمد عبدالحامد صاحب قادری صدر جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی

صورت مسئولہ میں جو جوابات حضرات علمائے اکابر نے تحریر فرمائے اس سے کلیتہً اتفاق ہے۔

عبدالحامد القادری ۱۰ رجب ۱۳۷۴ھ

صدر جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی نزیل حیدرآباد

Marfat.com

تقریظ فاضل اجل حضرت مولوی احمد نورانی صاحب خلف الرشید مبلغ الاسلام علامہ شاہ عبدالعلیم صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و ناظم جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی نزیل حیدرآباد

مبسملا وحامدا ومحمدا جل وعلا ومصلیا ومسلما نبیا صلی اللہ علیہ وسلم دلائل قاہرہ سے بحمداللہ صورت مسئلہ واضح تر ہے اسکے بعد بھی کچھ کہا جائے تو دلیل عدم تفقہ ہے حضرت الاخ الفاضل الجلیل نے اس اہم دینی خدمت کا تکملہ فرماکر اشد دینی ضرورت کو پورا فرمایا جزاہ اللہ عنا وعن سائر اھل السنۃ خیرالجزاء ۔ رقمہ العبد الجانی احمد نورانی غفرلہ الباری

۱۷ ر ۷ ۷۴ ھ (نزیل حیدرآباد سندھ)

☆

تقریظ حامی دین متین حضرت مولنا مولوی حافظ قاری مصلح الدین صاحب قادری رضوی خطیب مسجد جامع آخوند کراچی (نزیل حیدآباد سندھ)

فاضل مجیب حضرت مولنا مفتی سید ریاض الحسن جیلانی حامدی رضوی نے چرم قربانی کے مساجد ومصارف خیر میں استعمال کے جواز حلت پر آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ وتصریحات فقہا ء وائمہ وتحقیقات انیقہ پر مشتمل جو رسالہ المسمی بالفیوضات الحامدیہ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیہ ترتیب فرمایا ہے فقیر نے اسے من اولہ الی آخرہ دیکھا ہر صاحب عقل وانصاف کیلئے یہ رسالہ مبارکہ عجالہ حق کی وضاحت کیلئے کافی وافی پایا ان کی تحقیق قابل تحسین وآفرین ہے مولیٰ تعالیٰ فاضل مجیب

Marfat.com

کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو عام فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر حافظ مصلح الدین صدیقی قادری رضوی
نزیل حیدرآباد

☆

الجواب صحیح ۔ فقیر محمد حسین غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام
المتوطن سکھر جھنگ بازار لائل پور و نزیل حیدرآباد سندھ
مورخہ ۳ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ

☆

تقریظ عالم نبیل فاضل جلیل خلیل العلما حضرت مولنا مفتی محمد خلیل خان صاحب قادری صدر المدرس مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی تستغنی بشکر آلائہ الخلائق وتتجلی بنور کبریائہ المغارب والمشارق والصلاۃ والسلام علی حبیبہ وخلیلہ المبعوث الی کافۃ الامم من العرب والعجم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

اما بعد فانی قد طالعت الرسالۃ الرشیقۃ والعجالۃ الکریمۃ المسماۃ بالفیوضات الحامدیۃ فوجدتہا بحمد اللہ تعالی انہا تنور النواظر وتزہق البصائر مملوئۃ بالبینات الوافرۃ ومشحونۃ ۔

Marfat.com

بالدلائل المتكاثرة۔ ولله در المصنف حيث سعى فى قمع اوهام المتفقهين وقلع شبهات المترددين واتى ما يناسبه المقام من القرآن واحاديث خير الانام واورد فيها اقوال العلماء وزينها بمقالات الفقهاء فاختار ما هو المختار، واثر ما عليه الابرار فهو بالمتابعة احق لان الحق بالاتباع حق. كيف لا وقد صنفها الفاضل الاجل والعالم الاكمل ذو الطبع الفهيم وصاحب فهم المستقيم اخى فى الله ذو المجد والجاه حامى السنن ماحى الفتن مولانا المولوى السيد الشاه محمد رياض الحسن القادرى البركاتى الرضوى فالله يجزيه جزاء الحسن۔ فطوبى ثم طوبى لمن اهتدى واولى ثم اولى لمن اتبع الهوى۔ اللهم انى اعوذ بك من احداث الفتن الينا واليه وتطاول اهل الجرأة علينا وعليه ربنا اليك انبنا وعليك توكلنا واليك المصير وصلى الله تعالى على البشير النذير وعلى آله واصحابه الى يوم لا ينفع فيه جد ولا مال ولا بنون ونحن انشاء الله تعالى بكرمه عز اسمه تحت ذيل حبيبه مستبشرون فرحون كتبه بقلمه العبد محمد خليل خان القادرى البركاتى المارهرى عفى عنه ۲۶ من ربيع الآخر سنة ۱۳۷۴ من الهجرة القدسية

مہر مولنا موصوف

مہر دار الافتاء

Marfat.com

تقریظ حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب حامدی رضوی قادری نوری

خطیب جامع مسجد نور نجیب آلپور حیدرآباد سندھ

۷۸۶/۹۲ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام اما بعد فما کتبہ العالم المحقق والفاضل المدقق جامع المعقول والمنقول حامی السنن ماحی الفتن مفتی الزمن الحری اللقن والذکی الفطن حضرۃ مولانا المولوی السید محمد ریاض الحسن الجیلانی الرضوی الحامدی الجودھپوری نفع اللہ المسلمین بفیضانہ المعنوی والصوری فی ہذہ الرسالۃ المبارکۃ المنیفۃ الکریمۃ المسماۃ بالفیوضات الحامدیہ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیۃ فقد وجدتہا بالحجج القویۃ من الکتاب والسنن السنیہ وبالدلائل الفقہیۃ الکثیرۃ الصحیحہ فاثابہ اللہ تعالیٰ ثوابا کثیرا واجرا وفیرا یوما ولیلا ما دامت الارض والسماء قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ عبدہ العاصی السید محمد علی القادری الرضوی عفا عنہ ربہ العلی القوی

مہر مولانا موصوف

Marfat.com

تقریظ فاضل مراد آباد حضرت مولنا حافظ محمد واصل صاحب خطیب مسجد پولیس ہیڈ کوارٹر حیدر آباد سندھ

مبسملا وحامدا ومصلیا۔ اما بعد ما قاله العلامة وافاده الفهامة حق صریح ومسلك صحیح لیئق بالاعتماد وحقیق بالاستناد۔ وانا العبد الآمل کرمه ربه الکامل الشاه محمد واصل غفرله ربه لفضله العاجل خطیب المسجد الشریف فولیس هید کوارترحیدرآباد سندھ

☆

تقریظ شیخ المشائخ عارف باللہ مولنا مولوی سید صبغۃ اللہ المعروف پیر ایرانی صاحب مدظلہ

(۱) ہر عمل یا مالے کہ در کار خیر بامید ثواب خالصاً لوجہ اللہ صرف شود صدقہ است
(۲) صدقہ یا از قسم واجب است مثل نذر، کفارہ، فطرہ، زکوٰۃ وغیرہ یا از قسم نافلہ (تطوع) است کہ قربتاً الی اللہ بامید اجر نیک اجرا میگردد۔
(۳) صدقات واجبہ مقدر وطریق خرچ آں معین ومستحقین آں مشخص ست ودر صدقۂ تطوع اختیارات صدقہ دہندہ وسیع تر وتا حدی مصالح وقت بنا بر تشخیص وی ست۔
(۵) برکسی کہ قربانی واجب شدہ باشد (بشرطیکہ نذر نہ باشد) وقتیکہ خون حیوان در ذبح بدست صاحب آں یا بدست نائب آں جاری شد وجوب بعمل آمد۔ واما تقسیم گوشت وبکار آوردن پوست ودیگر اجزائے درونی وبیرونی

Marfat.com

بایں وجہ از صدقات نافلہ (تطوع) است کہ صاحب آں گوشت را در صرف اطعام خود و اہل بیت خود (لشمول والدین) و احباب (لشمول اغنیاء و سادات) و فقرا، قانع یا سائل وغیرہ میتواند درآرد اما پوست و دیگر اجزائے دروئی ذبیحہ را بقیاس گوشت عیناً بکار البتہ و دیگر ضروریات خود یا اصدق یا جامعہ میتواند درآرد نیز مختار است کہ قیمت آنرا یا عین آں را بیک یا چند مساکین مستحقین بسپارد یا در کارہائی خیر بہ صرف کند ماجور گردد۔

(۶) چونکہ موضوع سوال "تعمیرالمساجد بجلود الاضحیہ" است گفتہ میشود کہ چاہ آب در آمدن مرضیخانہ، یتیم خانہ، مساجد وغیرہ ساختن یا تعمیر کردن از شمار صدقات نافلہ است لہذا پوست، اجزائے دروئی ذبیحہ قربانی را عیناً و قیمتاً بہ مصارف مذکورہ (یا جہت آبادکاری مہاجرین بتقاضائے وقت کنونی) رسانیدن مانع اجر و ثواب نیست۔

(۷) اگر صاحب صدقہ مذکورات را بفروشد بہ نیت تملیک خود گویا قربانی نکردہ است بلکہ تجارت کردہ است۔

(۸) بنا بر مذکورات فوق چونکہ موقعیت خرچ و طریق مصرف صدقات نافلہ در کمال، و نقص اجر و ثواب صاحب صدقہ یقیناً اثر انداز میتواند بشود لہذا بنا بر مصالح وقت، باید موانع حصول حسنات را مرتفع سازند و صدقات را بہ افضل ترین محل خرچ نمایند و از تعصب و ریا و بخل بپرہیزند تا عبادت و اخلاص صاحب صدقہ از ہر شائبہ مصئون و بہ کمال مقبولیت مقرون گردد۔

صبغت اللہ گنج بخش شاہ پڑ۔ حیدرآباد (سندھ) مورخہ ۳ ذیقعدہ الحرام ۱۳۷۰ھ

Marfat.com

تقریظ رئیس سند شیخ الاعظم ٹیاری شریف حضرت مولٰنا مولوی پیر غلام مجدد صاحب سرہندی

تحقیقیکہ جناب مولٰنا سید ریاض الحسن صاحب مدظلہٗ ، فرمودہ حقا کہ از دیگران مستغنی نمود اصل معاملہ در معاملہ تملیک است چونکہ مقرر است کہ پوستہائی اضحیہ درحکم صدقہ اند و مولٰنا موصوف در تحقیق خویش آنرا صدقہ نافلہ قرار دادہ اند پس لامحالہ جائز خواہد بود ھذا ما ظھر لی فی الباب

عبدہٗ غلام مجدد عفی عنہ وعن اسلافہ آمین

☆

تقریظ عالم باعمل عامل بے بدل حضرت مولٰنا مولوی سید محمد علی صاحب آرم جےپوری مدظلہٗ

نحمدہٗ نصلی علی رسولہ الکریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد اللہ میں نے اس رسالہ فیض مقالہ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ۔ اور ہرطرح قابل اعتماد پایا اسمیں اس مسئلہ کے متعلق کسی پہلو کو محتاج جواب نہ چھوڑا ۔ تمام شبہات لاحقہ اور اعتراضات متعلقہ کا کتب معتبرہ معتمدہ ۔ نیز احادیث صحیحہ سے بدلائل واضحہ و براہین قاطعہ اس خوبی سے ازالہ فرمایا گیا ہے کہ کسی حق پسند طبیعت کو گنجائش انکار ہی نہیں رہی ۔ مجھے خود بھی اسکے بعض جزئیات میں کچھ اختلاف تھا ۔ اور حضرت مصنف سے اُن کے متعلق تبادلہ خیالات بھی ہوا مگر اس عجالہ نافلہ سے اختلاف خودبخود ہی رفع ہوگیا ۔ مولیٰ تعالیٰ مصنف کی سعی مشکور فرمائیں اور اس رسالہ کو مقبول عام اور مطبوع طبائع اہل اسلام بنا

Marfat.com

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حررہ السید مولوی محمد علی آرم جے پوری

☆

تقریظ فاضل سندھ (پرنسپل اورینٹل کالج حیدرآباد سندھ) مولنا مولوی مخدوم امیر احمد صاحب

بلاشبہ اضحیٰ کی کھالوں کا مسجد میں دینا اور ان کی قیمت سے مسجد کی تعمیر یا اسکے مصالح پر خرچ کرنا جائز ہے۔ حضرت محرر کی تحقیق قابل داد ہے فجزاہ اللہ خیرا

مخدوم امیر احمد عفی عنہ
(پرنسپل اورینٹل کالج حیدرآباد سندھ)

☆

فاضل مجیب نے بحمد اللہ تعالیٰ نہایت ہی تحقیق و تدقیق فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے الحق یعلو ولا یعلیٰ

فقیر خاکپائے علماء پیرزادہ محمد شفیع غفرلہ الباری
فاضل مبارک پوری

☆

تقریظ حضرت مولانا مولوی عبدالہادی صاحب بخاری خطیب و امام سندھ آئل ملز کالی روڈ حیدرآباد سندھ

قربانی کی کھال عند الضرورۃ مصارف مسجد میں جائز ہے۔

Marfat.com

تصدیق سراج الفضلا مولانا مولوی محمد محمود صاحب قبلہ مفتی اعظم حیدرآباد دکن

خلف الرشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رکن الدین صاحب قبلہ الوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الجواب صحیح

محمد محمود غفرلہ

مہر شریعت

☆

تصدیق حضرت مولانا مولوی ابوالاسرار محمد عبداللہ صاحب قادری نعیمی فاضل مرادآباد

و سابق مفتی اٹاوہ و چتوڑ

الجواب موافق بالکتاب والمجیب مثاب

فقیر ابوالاسرار قادری نعیمی (حیدرآباد سندھ)

☆

تصدیق فاضل حزب الاحناف لاہور حضرت مولانا سید کاظم علی شاہ صاحب حسینی

خطیب جامع مسجد صدر حیدرآباد سندھ

الجواب حق والحق احق ان یتبع — سید کاظم شاہ حسینی

Marfat.com

تصدیق فاضل وصلے حضرت مولنا محمد اسحٰق صاحب خطیب ہوم اسٹیڈ حال حیدرآباد سندھ

قد اصاب من اجاب

فقیر محمد اسحٰق عفی عنہ (حیدرآباد)

☆

الجواب صحیح

قاضی حکیم سید قربان علی شاہ دہلوی ثم حیدرآبادی

☆

تصدیقات علمائے کراچی

تقریظ رہبر شریعت مرشد طریقت گل گلزار رضویت حضرت بابرکت مولنا مولوی شاہ محمد ابراہیم رضا صاحب بریلوی مدظلہ نبیرۂ سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقیر نے اس رسالہ کو سرسری نظر سے دیکھا سبحان اللہ ماشاء اللہ مولیٰ تعالیٰ مولنا موصوف کو علم و عمل و خدمت دین اور زیادہ عطا فرمائے آمین واللہ الموفق للصواب

فقیر ابراہیم رضا عفی عنہ

☆

Marfat.com

تصدیق حضرت مولٰنا عزیز احمد صاحب مداح الرسول بریلوی

الجواب صحیح

فقیر عزیز احمد مدح الرسول رضوی بریلوی

☆

تصدیق جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولٰنا مولوی عبد المصطفیٰ صاحب فاضل جامع ازھر مصر

تعمیر مسجد ومدرسہ کیلئے قربانی کی کھال دینا جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

محمد عبد المصطفیٰ الازہری غفرلہ (صدر المدرسین جامعہ رضویہ ہارون آباد ریاست بہاولپور)

☆

عمدۃ الفقہاء زبدۃ الفضلا حضرت مولٰنا مفتی محمد صاحبداد صاحب مفتی اعظم پاکستان

ھو الملھم للسداد۔ محترم مجیب کی تحقیق مدلل واضح ہے کہ تعمیر مسجد ومدارس دینیہ میں قربانی کی کھالیں دینا بلاشبہ جائز ومستحسن ہے اسکی فروخت شدہ قیمت بھی مسجد ومدارس میں دینا جائز ہے۔ اسے زکوٰۃ کے صدقہ واجبہ کے مصرف پر قیاس کرنا فقہی تدبر سے بعید ہے واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

محمد صاحبداد عفی عنہ

از مرکزی دار الافتا، جمعیۃ علمائے پاکستان کراچی

شنبہ ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۷۴ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء

مہر شریف

☆

تصدیق فاضل اجل عالم اکمل حضرت مولنا مفتی ظفر علی صاحب تلمیذ رشید حضرت صدر الشریعہ

مصنف بہار شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قربانی کی کھالیں مسجد و مدرسہ کے استعمال میں آسکتی ہیں۔

ظفر علی دار العلوم مجددیہ فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ کراچی

☆

تصدیق عمدۃ الفضلاء حضرت مولنا مولوی محمد عبد المتین صاحب فتحپوری فاضل جامعہ عربیہ ناگپور

الجواب صحیح -

فقیر محمد عبد المتین قادری فتحپوری غفرلہ، فاضل جامعہ عربیہ ناگپور

☆

استاذ الفضلاء حضرت مولنا مولوی قاضی زین العابدین صاحب دھلوی مفسر القرآن

پاکستان مسجد رنچھوڑ لائن کراچی

المجیب المصیب

قاضی زین العابدین دہلوی

☆

Marfat.com

تصدیق۔ استاذ العلماء، حافظ الحدیث حضرت مولنٰا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی
تلمیذ رشید حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ

الجواب صواب والمجیب مثاب

کتبہ المعتصم بذیل النبی الامی
عمر النعیمی

☆

تصدیق۔ فاضل جلیل حضرت مولنٰا مولوی ابو الارشاد عبد الحق صاحب
خطیب اعظم مسجد دام والی رنچھوڑ لائن کراچی

الجواب صحیح عندی۔

افقر الی اللہ ننگ اسلاف ابو الارشاد عبد الخالق غفرلہ
خطیب مسجد بادام والی رنچھوڑ لائن کراچی ۱ے۱

☆

تصدیق فاضل ابن فاضل فقیہ ارشد حضرت مولنٰا مولوی محمد مسعود احمد صاحب
خطیب اعظم صابری مسجد رنچھوڑ لائن کراچی

اصاب من اجاب

محمد مسعود احمد عفی عنہ الدھلوی
(خلف الرشید حضرت مولنٰا شاہ کرامت اللہ صاحب علیہ الرحمہ)

☆

Marfat.com

تصدیقاتِ علمائے لاہور

تقریظ رئیس الفقہاء، استاذ العلماء، علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم و مفتی اعظم حزب الاحناف لاہور پاکستان

حامدا و مصلیا و مسلما و مبسملا

بلاشبہ پوست انجیہ بعد اراقۃ الدم خود بھی بجنسہ استعمال کر سکتا ہے اور بطور ہدیہ اور تحفہ دوست احباب عزیز و اقارب فقیر و غنی حتیٰ کہ سادات کرام اور جملہ بنی ہاشم کو بھی دے سکتا ہے اور بہ نیت تصدق فروخت کرکے اس کے دام مدارس و مساجد و مقابر و جملہ مصارف خیر میں اصالۃً یا وکالۃً خرچ کر سکتا ہے جسکی کماحقہ تفصیل علامۂ زماں محقق دوراں حضرت ملک العلماء مولوی ظفر الدین صاحب مدظلہ العالی نے فتاویٰ مبارکہ میں فرما دی ہے اسکے بعد کسی توضیح اور تفصیل کی حاجت نہیں سمجھتا۔ ہاں چرم قربانی اگر بہ نیت تمول و تملک کہ خود ان پیسوں کا استعمال کروں گا۔ فروخت کرنے کے بعد ان پیسوں کا تصدق علی الفقراء واجب ہو جاتا ہے نہ پیسے کسی مدرسہ و مسجد میں بغیر حیلۂ شرعی صرف کرنا جائز نہیں۔ فقیر نے مجیب لبیب کی تحقیق انیق بھی ملاحظہ کی الحمدللہ مسلک علماء اہل سنت و مذہب حنفی کے مطابق پائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم و مفتی اعظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور پاکستان
مہر شریعت دارالافتا

Marfat.com

تقریظ تاج العلماء جامع شریعت وطریقت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان لاہور خطیب اعظم مسجد وزیرخاں لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چرمہائے قربانی کو تعمیر مسجد میں دینا یا اسکی قیمت سے مسجد کی تعمیر قلعی اور شکست وریخت کرانا مسجد کی ضروریات بوریا چٹائی مصلا رسی ڈول خدام مسجد کی تنخواہ وغیرہ سب جائز ہے۔ اس لئے کہ اضحیہ کا حکم ذبح تک وجوب کا ہے۔ گوشت پوست اضحیہ واجب نہیں بلکہ محض نافلہ ہے بنابریں اس سے افضل ضروریات مسجد پورے کئے جاسکتے ہیں۔ بلکہ یہ مصرف گنتی موڑدی سے افضل ہے۔ فرضی شفاخانہ جنمیں زیادہ خرچ ملازمین پر ہوجاتا ہے مسجد بہتر ہے۔ ھذا ما عندی فقیر ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

☆

تقریظ۔ حامی سنت ماحی بدعت مصلح اعظم حضرت مولنا مولوی ابوالرشید محمد عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مزنگ لاہور

مبسملا وحامدا ومصلیا۔ احقر نے رسالہ الفیوضات الحامدیہ فی تعمیر المساجد بجلود الاضحیہ من اولہ الی آخرہ لفظ بہ لفظ حرف بحرف پڑھا مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ کیوں نہ ہو اس کا ماخذ کتب معتبرہ متداولہ احناف کرام ہے (کثرھم اللہ سوادھم) مولنا المکرم نے بدلائل قاہرہ وبراہین ساطعہ ثابت کیا ہے کہ چرم قربانی کو تعمیر مسجد میں صرف کرسکتے ہیں ہاں (پنجاب) میں بعض جگہ ائمہ مساجد جنکی کوئی تنخواہ یا وظیفہ مقرر نہیں ہوتا۔ عید الفطر پر فطرانہ اور عید اضحی پر چرم قربانی وغیرہ ہی ان کا وظیفہ ہوتا ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں

Marfat.com

المعہود کالمشروط

انا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابوالرشید محمد عبدالعزیز اصلح اللہ حالہ ومالہ خطیب جامع مزنگ لاہور صانہا اللہ عن الجور بعد الکور (عزیز منزل متصل تکیہ نور شاہ مرحوم)

☆

تقریظ جامع معقول ومنقول حضرت مولنا مولوی محمد مہرالدین صاحب فاضل ومدرس دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

قربانی کی کھالیں صدقہ نافلہ ہونے کی حیثیت سے مساجد وغیرہ میں استعمال کی جاسکتی ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد مہرالدین مدرس حزب الاحناف لاہور پاکستان

☆

تقریظ حضرت مولنا مولوی غلام رسول صاحب فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

مسجد ومدرسہ میں قربانی کی کھال دینا یا اس غرض سے فروخت کرکے قیمت دینا جائز ہے۔ بغرض تملک فروخت کرکے قیمت دینا ناجائز ہے بلکہ فقراء پر تصدق کرے۔ فاضل مجیب کا خلاصۂ جواب درست ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ

الفقیر غلام رسول قادری رضوی غفرلہ مدرس دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

☆

تصدیق حضرت مولنا مولوی سید محمود احمد رضوی صاحب خلف الرشید علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم ومفتی اعظم دارالعلوم حزب الاحناف پاکستان لاہور

الجواب صحیح۔ سید محمود احمد رضوی مدیر رسالہ رضوان لاہور

Marfat.com

تصدیق حضرت مولنا مولوی محمد طلیل احمد صاحب خلف الرشید علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان لاہور

الجواب صحیح -

سید محمد خلیل احمد قادری نائب ناظم مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان لاہور

☆

تصدیق حضرت مولنا مولوی مخدوم غلام معین الدین صاحب نعیمی مرادآبادی

اصاب من اجاب

مخدوم غلام معین الدین نعیمی مرادآبادی

☆

تصدیقاتِ عُلمائے لائلپور

تقریظ فقیہ العصر فرید الدہر حضرت مولنا مفتی اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الرؤف الرحیم ونبیہ الکریم الحلیم وعلی آلہ واصحابہ وحزبہ اجمعین - امابعد فقیر نے رسالہ الفیوضات الحامدیہ دیکھا - مسلک صحیح وصواب پر مشتمل پایا - رسالہ مبارکہ کے مولف عزیزم محترم فاضل نوجوان واعظ خوش بیان مولنا مولوی سید ریاض الحسن صاحب حامدی رضوی

Marfat.com

خطیب جامع مسجد امریکن کوارٹر حیدرآباد سندھ سلمہ نے خوب تحقیق فرمائی ہے اور دلائل کثیرہ سے قول محقق کی توضیح و تنقیح فرمائی ہے۔ مولیٰ عزوجل تبارک و تعالیٰ عزیز موصوف سلمہ کو مزید خدمت دین متین کی توفیق خیر رفیق عطا فرمائے اور اہلسنت وجماعت کیلئے سرچشمہ فیض بنائے۔ دیوبندیوں۔ وہابیوں کے امام ثانی نام کے مولوی رشید احمد دیوبندی گنگوہی نے یہ فتویٰ دیا کہ قربانی کی کھال صدقہ واجبہ ہے۔ لہذا فقراء پر اسکا تصدق واجب ہے مسجد میں نہیں لگا سکتے۔ دیوبندی مولوی جو کہتے ہیں کہ مسجد میں قربانی کی کھال کا لگانا ناجائز ہے۔ اون کا ماخذ دیوبندی امام کا یہ فتویٰ ہے۔ ہمارے نزدیک دیوبندی گنگوہی کا یہ فتویٰ صحیح نہیں غلط ہے اور دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کثرت سے غلط ہیں اسکو خلاف تحقیق فتویٰ دینے کی عادت تھی۔

اس مسئلہ کی تحقیق میں امام اہلسنت اعلحضرت عظیم البرکتہ مجدد دین وملت بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے ایک رسالہ جلیلہ تحریر فرمایا جو ابھی غیر مطبوعہ ہے فتاوی رضویہ کی مجلدات میں مرقوم و محفوظ ہے اور بھی علمائے کرام اہلسنت وجماعت نے اس مسئلہ کے متعلق قلم اٹھایا اور تحقیق فرمائی جس سے دیوبندی مفتی مغلوب ہوئے اور غلط فتوے دیکر نادم ہوئے مگر دیوبندی کی ضد اور ہٹ اور مرغے کی ایک ٹانگ کی رٹ مشہور ہے۔ غلطی سے رجوع نہ کرنا اور حق کو قبول نہ کرنا ان کی دیرینہ فطرت ہے مگر ہمارا کام تو سمجھانے سے ہے سمجھاتے جائیں گے۔ یہ رسالہ مبارکہ الفیوضات المحامدیہ بھی اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے کافی ووافی ہے۔ مولیٰ عزوجل حق پر قائم رہنے حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ تعالیٰ ھو الموفق

Marfat.com

وھو تعالیٰ اعلم

فقیر ابو الفضل محمد سردار احمد غفرلہ قادری چشتی رضوی خادم اہلسنت وجماعت

۱۲؍ رجب المرجب ۱۳۷۴ھ

☆

تصدیق فاضل اجل حضرت مولنٰا مولوی ابو الانوار محمد مختار صاحب

الجواب صحیح وصواب واللہ تعالیٰ اعلم

ابو الانوار محمد مختار احمد غفرلہ

☆

تصدیق فاضل اجل حضرت مولنٰا مولوی ابو شاہ محمد عبد القادر صاحب مہتمم جامعہ شریفہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

الفقیر ابو الشاہ محمد عبد القادر غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور

☆

تصدیق عالم نبیل حضرت مولنٰا مولوی ابو الکامل حافظ نواب الدین صاحب مفتی جامعہ شریفہ

الجواب صحیح والمجیب انیق

الفقیر ابو الکامل حافظ نواب الدین غفرلہٗ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار لائلپور

☆

تصدیق عالم اجل حضرت مولنٰا مولوی ابو سعید محمد امین صاحب مفتی جامعہ شریفہ

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب

الفقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور

Marfat.com

عالم جلیل حضرت مولنا مولوی ابو النور محمد احسان الحق صاحب مدرس و مفتی جامعہ رضویہ
الجواب صحیح و المجیب نجیح
الفقیر ابو النور محمد احسان الحق غفرلہ قادری رضوی خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور

☆

فاضل نوجوان عالم جلیل الشان مولنا مولوی محمد ابراہیم خوشتر صاحب حامدی صدیقی بریلوی
فاضل جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور
الجواب ھو الجواب من اجاب فقد اصاب۔
محمد ابراہیم خوشتر الحامدی صدیقی بریلوی

☆

فتوی شریفہ

فاضل ابن فاضل مفتی ابن مفتی رئیس الخطباء حضرت مولنا و علامہ الحاج ابو النور محمد بشیر صاحب قبلہ دامت برکاتہم (شیر پنجاب) کوٹلی لوہاران مغربی (ضلع سیالکوٹ)

سوال:۔ قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد میں صرف کیجائیں تو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص زیر تعمیر مسجد میں ان کھالوں کو صرف کرنے سے روکے اوسکے لئے کیا حکم ہے۔

(حضرت) اختر الحامدی حیدر آباد سندھ

جواب:۔ جائز ہے اور جو صاحب روکتے ہیں غالباً وہ اسے زکوٰۃ کی مثل اور صدقہ سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ زکوٰۃ کا دیدینا ضروری ہے اور قربانی کی کھال خود بھی رکھ لینا جائز ہے۔ خود رکھے یا کسی کو دیدے ہر طرح جائز ہے۔ بنابریں اگر یہ کھال کسی ایسے شخص کو دیدی گئی جس نے مسجد کی تعمیر میں اُسے خرچ کر دیا تو بھی ناجائز ہونیکی کوئی وجہ نہیں

(رسالہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاران مغربی جلد دوم ۵ ماہ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ ص ۲۸)

Marfat.com

تائیدی فتاوے اکابر علماء کرام

نقل فتویٰ مبارکہ حضرت ملک العلماء فاضل بہاری مولانا محمد ظفر الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ چرم قربانی تعمیر مسجد و دیگر مصارف مسجد میں صرف ہو سکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا

المستفتی بندو میاں، امریکن کوارٹرز حیدرآباد سندھ
مورخہ ۳ ربیع الاول شریف ۱۳۷۱ھ

الجواب

بلاشبہ پوست اضحیہ کو تعمیر مسجد میں دینا اور اس سے مسجد کی تعمیر تعلی مرمت کرنا اسکے لئے جانماز۔ بوریا۔ چٹائی۔ لوٹے۔ رسی۔ ڈول۔ جھاڑو۔ چراغ۔ میٹھا تیل موم بتی خریدنا مسجد کیلئے حدود حرم سے باہر کنواں۔ غسلخانہ استنجا خانہ پائخانہ امام موذن۔ جاروب کش کو مسجد کی تنخواہ دینا سب کچھ جائز ودرست ہے اسلئے کہ پوست اضحیہ کا صدقہ واجبہ نہیں بلکہ نافلہ ہے اگر صدقہ واجبہ ہوتا تو مثل زکوٰۃ وصدقہ اپنے نفس وعیال پر اسکا صرف کرنا یا کسی غنی یا ذمی کافر کو دینا ہرگز

Marfat.com

جائز نہونا عالمگیری جلد ۵ میں ہے ولیس للمتصدق ان یاکل صدقتہ ولا ان یعطی غیرہ من الاغنیاء ہدایہ میں ہے ولا یجوز ان ید فع الزکوۃ الی ذمی حالانکہ گوشت اضحیہ خود کھانا اغنیاء کو کھلانا پوست اضحیہ کو بعینہ اپنے مصرف میں لانا یا اغنیاء یا ذمی کو دینا جائز ہے۔ فتاوی غیاثیہ پھر فتاوی ہندیہ میں ہے ویھب منھا (ای من الاضحیۃ) ما شاء للغنی والفقیر والمسلم والذمی فتاوی عالمگیریہ میں تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق سے ہے ویتصدق بجلدھا او یعمل منہ غربال وجراب ولا بأس بان یشتری بہ ما ینتفع بعینہ مع بقائہ استحسانا وذلک مثل ما ذکرنا (الی قولہ) ولو باعھا بالدراھم لیتصدق بھا جاز لانہ قربۃ کالتصدق کذا فی التبیین وھکذا فی الھدایہ والکافی لبعض حضرات کا ویتصدق بجلدھا سے صدقہ واجبہ سمجھنا اور صرف تملیک یا باحت فقراء پر اقتصار کرنا معانی تصدق کی تخصیص پر مبنی ہے۔ اسلئے کہ صدقہ بہت سے معانی پر اطلاق کیا جاتا ہے تو خلاف تصریحات علماء ایک معنی خاص پر اسے محمول کرنا قطعاً من گھڑت ہے ما انزل اللہ بھا من سلطان صدقہ کے معنی کار خیر میں صرف کرنا یعنی وہ کام کرنا جس سے اجر و ثواب ہو اور ظاہر ہے کہ مسجد بنانا بحکم حدیث شریف باعث اجر کثیر و ثواب جزیل ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی للہ مسجدا ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الامام الاعظم فی مسندہ والامام احمد فی مسندہ وزاد لبیضھا بعد قولہ قطاۃ والشیخان والترمذی

Marfat.com

وابن ماجه وغیرهم فی غیرها بالفاظ متقاربۃ مختصرا من رسالتی اعلام الساجد بصرف جلود الاضحیۃ الی المساجد والتفصیل والادلۃ فیها فلیطالعها من شاء واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ العاصی محمد ظفر الدین الرضوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد ظفر الدین قادری رضوی
ملک العلماء فاضل بہاری

فتوی مبارکہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عیدگاہ کی تعمیر اور قبرستان کی حفاظت ونگرانی کیلئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جو امور بلا خدمات انجام دے رہی ہے اور رفاہ عام کہکر چندہ بھی وصول کرتی رہی۔ اب عیدگاہ اور قبرستان کے کام اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وقف چندہ کی رقوم ناکافی ہے اسی لئے کمیٹی کی خواہش ہے کہ ان خدمات کو انجام دینے کیلئے بقرعید کے موقع پر چرم قربانی کو اہتمام کے ساتھ جمع کرایا جائے اور ان کی رقوم سے تعمیر عیدگاہ وحفاظت قبرستان کے کاموں کو انجام دیا جائے۔ کیا شرعی نقطہ نگاہ سے یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔ امید کہ مدلل مفصل جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

چودہری عابد حسین

Marfat.com

الجواب

قربانی کے گوشت پوست وغیرہ کا صدقہ کرنا واجب نہیں۔ شریعت نے قربانی کے جانور میں تین جہتیں معین فرمائی ہیں۔ اکل، ادخار اور ائتجار۔ یعنی کھانا، اسکو باقی رکھتے ہوئے نفع اٹھانا اور ثواب کا کام کرنا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلوا وادخروا وائتجروا کھاؤ اور باقی رکھتے ہوئے نفع اٹھاؤ اور ثواب کا کام کرو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر تو انمیں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ نیز ارشاد ہے فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ ہدایہ میں ہے الجھات ثلاث الاکل والادخار لماروینا والاطعام لقولہ تعالی واطعموا القانع والمعتر۔ امر کا صیغہ (یعنی اطعموا) وجوب کیلئے نہیں ہے بلکہ ندب کیلئے ہے چنانچہ تفسیرات احمدیہ میں ہے الامر فی قولہ تعالی واطعموا للندب وقد صرح البیضاوی بانہ للوجوب رعایۃ لمذھبہ تو ثابت ہوا کہ قربانی کے جانور کا کوئی جز خواہ گوشت ہو یا پوست صدقہ کرنا واجب نہیں ہے۔ ولہذا جوہرہ نیرہ میں تصریح ہے کہ الصدقۃ بلحمھا بعد الذبح مستحب لیس بواجب حتی لو لم یتصدق بہ جاز۔ ذبح کے بعد قربانی کا گوشت صدقہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں لہذا اگر صدقہ نہ کرے تو جائز ہے ردالمحتار میں ہے التصدق باللحم تطوع کہ گوشت کا صدقہ کرنا مستحب ہے۔ عالمگیری میں ہے اللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح گوشت و پوست کا حکم ایک ہے۔ تو جب گوشت کا صدقہ کرنا واجب

Marfat.com

نہیں تو پوست کا صدقہ کرنا بھی واجب نہیں امام برہان الدین مرغینانی رضی اللہ تعالیٰ
ہدایہ میں فرماتے ہیں یتصدق بجلدھا لانہ جزء منہا کہ قربانی کے جانور کی کھال
صدقہ کیسے اسلئے کہ وہ قربانی کے جانور کا ایک جز ہے جو دوسرے جز یعنی گوشت
کا حکم ہے وہی پوست کا حکم ہے یعنی اوسکا صدقہ کرنا مستحب ہے نہ کہ واجب۔ اون
لوگوں کا فہم تعجب خیز ہے جو ہدایہ کی عبارت لانہ جزء منہا سے نظر بند کرکے اوسکی
عبارت ویتصدق بجلدھا سے یہ سمجھتے ہیں کہ پوست قربانی کا صدقہ کرنا واجب
ہے محقق علی الاطلاق بالغ مرتبہ اجتہاد امام ابن الہمام صاحب فتح القدیر علیہ رحمۃ
المولی القدیر کتاب الحج باب الہدی میں ارشاد فرماتے ہیں وجملۃ الکلام
فیہ ان الدماء نوعان. ما یجوز لصاحبہ الاکل منہ وھو دم المتعۃ
والقران والاضحیۃ وھدی التطوع اذا بلغ محلہ ومالا یجوز وھو دم
النذور والکفارات والاحصارات وکل دم یجوز لہ الاکل منہ لایجب
علیہ التصدق بہ بعد الذبح لانہ لو وجب بطل حق الفقراء بالاکل وکل
دم لایجوز لہ ان یاکل منہ یجب علیہ التصدق بہ بعد الذبح الخ
حاصل اسکا یہ کہ ذبح کے بعد قربانی کے جانور کا صدقہ واجب نہیں ہے کہ اگر اسکا
صدقہ کرنا واجب ہو تو خود اپنے تصرف میں لانا جائز نہ ہوگا اسلئے کہ اسکو اپنے
تصرف میں لانے سے فقراء کی حق تلفی لازم آئے گی۔ مگر خود اپنے تصرف میں
اسکو لانا جائز ہے تو معلوم ہوا کہ اوسکو صدقہ کرنا واجب نہیں۔ اور یہ کون نہیں
جانتا کہ جسطرح قربانی کا گوشت اپنے تصرف میں لانا جائز ہے اسکا پوست بھی اپنے
تصرف میں لانا جائز ہے مثلاً اوسکا ڈول۔ مشک۔ موزہ۔ جوتا وغیرہ بناکر خود

Marfat.com

اپنے تصرف میں لانا یا اسکو کپڑے اور جوتے وغیرہ ایسی چیزوں سے بدل لینا جو استعمال سے باقی رہنے والی ہو جائز ہے جسکی تصریحات سے مذہب کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ تو جو پوست قربانی کا صدقہ واجب بتاتا ہے وہ تصریحات مذہب کے خلاف اگر اپنے میں ایسی جرأت نہ پائے تو اپنے قول سے رجوع کرے اور مان لے کہ پوست قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں ہے بحمدہ تعالی روز روشن کیطرح واضح ہو گیا کہ قربانی کے گوشت و پوست وغیرہ کسی جز کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ قربانی کے جانور سے جو قربت مقصود ہے وہ ایام مخصوصہ میں لوجہ اللہ اسکو ذبح کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور قربت کی ادائگی اوسکے کسی جز کے صدقہ کرنے پر موقوف نہیں رہتی۔ ولہذا جو جانور قربانی کی نیت سے خرید کیا گیا ہو وہ ایام مخصوصہ میں لوجہ اللہ ذبح کئے جانے سے قبل اوسکے کسی جز سے انتفاع یہاں تک کہ اوسکے گوشت سے اسکے دودھ سے اور اسکے بال سے بھی جائز نہیں کہ قربت کی نیت اوس کے ہر جز سے متعلق ہے اور ایام مخصوصہ میں لوجہ اللہ ذبح کئے جانے کے بعد اوسکے کسی جز کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اسکے ہر جز سے انتفاع جائز ہے۔ اب اس کے گوشت سے بھی انتفاع جائز ہے اوسکے پوست سے بھی انتفاع جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ولو اشترى شاة الاضحية نيكره ان يحلبها او يجز صوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلا يحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة فيها كما لا يحل له الانتفاع بلحمها اذا ذبحها قبل وقتها الى واذا ذبحها فى وقتها جاز له ان يحلب منها و يجز صوفها و ينتفع به

لان القربۃ اقیمت بالذبح والانتفاع بعد اقامۃ القربۃ کالاکل کذا فی المحیط درمختار میں ہے وکرہ جزصوفہا قبل الذبح لینتفع بہ فان جزہ تصدق بہ ولایرکبہا ولایحمل علیہا شیئا ولا یوجرہا فان فعل تصدق بالاجرۃ حاوی الفتاوی لانہ التزام اقامۃ القربۃ بجمیع اجزائہا بخلاف ما بعدہ لحصول المقصود ویکرہ الانتفاع بلبنہا قبلہ کما فی الصوف رد المحتار میں ہے المشتراۃ للاضحیۃ متعینۃ للقربۃ الی ان یقام غیرہا مقامہا بہا مادامت متعینۃ ولہذا لایحل لہ لحمہا اذا ذبحہا قبل وقتہا بدائع۔ فتح القدیر میں ہے وکل دم یجوز الاکل منہ لایجب علیہ التصدق بعد الذبح لتمام القربۃ۔ رد المحتار میں ہے ولو حبس الکل جاز لان القربۃ فی الاراقۃ۔ مگر قربانی کے جانور میں شریعت نے تین جہتیں معین فرمادی ہیں۔ اکل۔ ادخار۔ ائتجار۔ اسلئے اسکے کسی جز میں کوئی ایسا تصرف جو ان تینوں جہتوں کے منافی ہو جائز نہیں۔ لہذا قربانی کے گوشت یا پوست کو اپنے اور اپنے عیال کیلئے روپے پیسے اور نوٹ یا اور کسی ایسی چیز کے عوض بیچنا جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو ناجائز ہے کہ بیچنے سے اکل فوت ہوگا اور بدل جو حاصل ہوگا جبکہ وہ باقی رہنے والا نہیں تو ادخار بھی مفقود ہوگا اور بیچکر اپنے اور اپنے عیال کے تصرف میں لانے کی نیت ہے تو ائتجار بھی متحقق نہیں۔ تو تینوں جہتیں جو قربانی کے جانور میں شریعت نے معین فرمائی ہیں فوت ہوگئیں۔ اور ایسی چیز کے عوض بیچنا جو استعمال سے باقی رہنے والی ہو جائز ہے کہ بدل کیلئے مبدل کا حکم ہوتا ہے اور بدل باقی رہنے والا ہے تو ادخار مفقود نہ ہوگا۔ یونہی

Marfat.com

کسی نیک کام مثلاً مسجد، مدرسہ، قبرستان عیدگاہ وغیرہ میں دینے کی نیت سے روپئے پیسے اور نوٹ یا کسی ایسی چیز کے عوض میں بیچنا جو باقی رہنے والی نہ ہو جائز ہے کہ انتفاع حاصل ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے و یتصدق بجلدھا او لیعمل منہ نحو غربال وجراب ولا باس بان یشتری بہ ما ینتفع لعینہ مع بقائہ استحسانا وذلک مثل ما ذکرنا ولا یشتری بہ ما لا ینتفع بہ الا لعد الا ستھلاک نحو اللحم والطعام۔ ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لا یبیعہ بما لا ینتفع بہ الا لعد الا ستھلاک ولو باعھا بالدراھم لیتصدق بھا جاز لانہ قربۃ کالتصدق کذا فی التبیین وھکذا فی الھدایہ والکافی رد المحتار میں ہے (قولہ او یبدلہ بما ینتفع بہ باقیا) لقیامہ مقام المبدل فکان الجلد قایم معنی بخلاف المستھلک

الحاصل قربانی کے گوشت و پوست کا صدقہ کرنا واجب نہیں کہ صدقات واجبہ کی طرح مصارف مخصوصہ کے علاوہ کسی اور مصرف میں اوسکا دینا جائز نہ ہو بلکہ اوسمیں تمام وہ تصرفات جائز ہیں جو شریعت کی معیّن کی ہوئی اون تین جہتوں کے منافی نہیں۔ لہذا صورت مسئولہ میں قربانی کی کھال عیدگاہ اور قبرستان کو دینا۔ یا اوسکو کسی باقی رہنے والی چیز مثلاً اینٹ کے عوض میں بیچنا اور اس سے جو مال حاصل ہو وہ عیدگاہ اور قبرستان کو دینا یا کسی نیک کام میں لگا نیکی نیت سے اوسکو روپے پیسے نوٹ یا اور کسی ایسی چیز کے عوض جو باقی رہنے والی نہ ہو بیچنا اور اسکی قیمت عیدگاہ و قبرستان کو دینا البتہ جائز و روا ہے۔ ہاں اپنے اور اپنے عیال کیلئے روپے پیسے اور نوٹ یا کسی ایسی چیز کے عوض جو استعمال

Marfat.com

سے باقی رہنے والی نہ ہو بیچنا ناجائز ومعصیت ہے کہ یہ شریعت کی معین کی ہوئی اون تینوں جہتوں سے مخالف ہے لہٰذا اس صورت میں بیچنے سے جو مال حاصل ہوگا خبیث ہوگا۔ اور مال خبیث کا صدقہ واجب ففی رد المحتار عن النہایہ سبیل الکسب الخبیث التصدق اذ التعذر الہ وعلی صاحبہ لہٰذا اوسی صورت میں بیچکر جو مال حاصل ہوگا اوسکو صدقہ کرنا واجب ہوگا اور صدقات واجبہ کے مصارف مخصوصہ کے علاوہ کسی اور کو دینا جائز نہ ہوگا۔ نہ مسجد میں دینا جائز ہوگا نہ مدرسہ میں دینا جائز ہوگا نہ کسی اور کار خیر میں لگانا جائز ہوگا۔ شامی میں ہے (قولہ ای مصرف الزکاۃ والعشر) وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ کما فی القہستانی (تنبیہ) بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ روپے پیسے اور لوٹ وغیرہ کے عوض قربانی کی کھال بیچنا خواہ اپنے عیال کیلئے ہو یا کسی نیک کام میں دینے کیلئے بہرحال ناجائز ہے اور اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور مسجد، عیدگاہ۔ قبرستان۔ وغیرہ کیلئے دینا ناجائز ہے۔ اور اپنے دعوی کے ثبوت میں ہدایہ کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں ولا یشتری بہ مالا ینتفع بہ الا بعد استہلاکہ اعتبارا بالبیع بالدراہم والمعنی فیہ انہ تصرف علی قصد التمول واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح ولو باع الجلد او اللحم بالدراہم او بما لا ینتفع بہ الا بعد استہلاکہ تصدق بثمنہ الخ مگر ہدایہ کی اسی عبارت سے اونکا دعوی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اونکے دعوی کے خلاف حکم ثابت ہوتا ہے۔ ذیل میں ہدایہ کی عبارت منقولہ کی توضیح کی جاتی ہے اہل علم سے عرض ہے کہ نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیں اور حق

Marfat.com

پائیں تو قبول کرنے میں دریغ نہ کریں۔ صاحب ہدایہ نے پہلے تو یہ حکم بیان کیا کہ ولا یشتری به مالا ینتفع به الا بعد استہلاکہ کھال کے عوض کوئی ایسی چیز نہ خریدے جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو پھر یہ حکم بیع بالدراہم پر قیاس کیا چنانچہ اسکی تصریح ان الفاظ میں کی اعتبارا بالبیع بالدراھم اہل علم جانتے ہیں کہ قیاس صحیح ہونیکے لئے ایک ایسی علت شرط ہے جو مقیس اور مقیس علیہ دونوں میں پائی جائے اسلئے صاحب ہدایہ نے اسکو اپنی اس عبارت میں بیان کیا والمعنی فیه انه تصرف علی قصد التمول کہ اسکے جائز ہونیکی علت مشترکہ وہ تصرف ہے بقصد تمول ہو۔ اہل علم جانتے ہیں کہ علت پائی جانیسے حکم پایا جاتا ہے اور جب علت نہ پائی جائے تو حکم بھی نہیں پایا جاتا۔ تو ہدایہ کی عبارت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ کھال کو درھم کے عوض یا اور کسی ایسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہو بیچنا اوسوقت ناجائز ہے جبکہ بیچنے سے تمول کا قصد ہو۔ اور جب تمول کا قصد نہ ہو تو نہ درہم کے عوض بیچنا ناجائز نہ اورکسی ایسی چیز کے عوض بیچنا ناجائز جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو۔ اب رہے تمول کے معنی کہ تمول سے کیا مراد ہے۔ صاحب ہدایہ نے اسکو بیان نہیں کیا مگر اہل فہم پر ظاہر ہے کہ جب شریعت نے اکل وادخار و انتجار ان تینوں جہتوں کو جائز قرار دیا اور صاحب ہدایہ تمول کو ناجائز بتارہے ہیں تو یقیناً صاحب ہدایہ کے نزدیک تمول ان تینوں سے علیحدہ کسی چیز کا نام ہے۔ چنانچہ بنایہ شرح ہدایہ میں فرمایا وھو قد خرج عن جھة التمول کافی وکفایہ میں فرمایا معنی التمول سقط عن الاضحیة کہ قربانی کا جانور جہت تمول سے خارج ہے۔ اور جہت تمول قربانی کے جانور سے ساقط ہے اور جب ادن تینوں جہتوں (اکل، ادخار، انتجار) کے منافی کسی جہت کا نام تمول ہے۔ اور وہ جہت نہیں مگر اپنے اور اپنے عیال

Marfat.com

کیلئے کسی ایسی چیز کے عوض بیچنا جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو (جسکی تفصیل اوپر گذری) تو ہدایہ کی عبارت کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ کھال کو دراہم کے عوض یا اور کسی ایسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو اپنے اور اپنے عیال کیلئے بیچنا ناجائز ہے اور جب اپنے اور اپنے عیال کے لئے نہ بیچے تو جائز۔ ہدایہ کی عبارت کا مطلب ادنیٰ غور و فکر سے یہی نکلتا ہے جو ہم نے بیان کیا مگر کوئی معاند اپنے عناد سے ہدایہ کی عبارت کا یہ مطلب غلط بتائے تو اوسکے جواب میں بس اتنا کہدینا کافی ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر علما جنہوں نے فتاوی عالمگیری تالیف فرمایا ہے اون سب نے بھی ہدایہ کی عبارت کا یہی مطلب سمجھا اور بیان بھی کیا ہے ملاحظہ ہو فتاوی عالمگیری کی عبارت جو ہم نے اوپر نقل کی اوسمیں پہلے یہ لکھا کہ کھال کو دراہم کے عوض اپنے اور اپنے عیال کیلئے نہ بیچے پھر لکھا کہ اگر کھال کو دراہم کے عوض صدقہ کرنے کی نیت سے بیچے تو جائز ہے کہ یہ قربت ہے پھر یہ لکھا کہ اسی طرح تبیین میں ہے اور اسی طرح ہدایہ و کافی میں بھی ہے۔ اب تو باور ہوگا کہ ہدایہ کی عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ اب ہدایہ کی بقیہ عبارت کی توضیح بھی ملاحظہ ہو۔ صاحب ہدایہ نے لکھا کہ واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح اور صحیح یہ ہے کہ گوشت و پوست کا ایک ہی حکم ہے جب صاحب ہدایہ یہ بتا چکے ہیں کہ قربانی کے گوشت اور پوست کو اپنے اور اپنے عیال کیلئے دراہم یا اور کسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو بیچنا جائز ہے تو ایک سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر کوئی اپنے اور اپنے عیال کیلئے قربانی کا گوشت اور پوست بیچ دے تو اسکی اسکی قیمت کا کیا کرے۔ صاحب ہدایہ نے اوسکا جواب اپنی اس عبارت میں دیا۔

ولو باع الجلد او اللحم بالدراهم او بما لا ینتفع به الا بعد استهلاکه

Marfat.com

تصدق بثمنہ اگر قربانی کی کھال یا اوسکا گوشت درہم یا اور کسی ایسی چیز کے عوض بیچا جو استعمال سے باقی رہنے والی نہیں تو اوسکی قیمت صدقہ کرے۔ اہل علم پر روشن ہے کہ سوال میں جو قیود ملحوظ ہوتے ہیں جواب میں بھی وہ تمام قیود ملحوظ ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ حکم کہ "قیمت کو صدقہ کرے" اوسی صورت کے ساتھ خاص ہے کہ جس صورت میں اوسکا بیچنا ناجائز ہے یعنی جب اپنے اور اپنے عیال کیلئے بیچے تو اسکی قیمت صدقہ کرے ورنہ صدقہ کرنا واجب نہیں۔ ولہذا کافی وکفایہ وبنایہ وغیرہا میں ہے (واللفظ للبنایۃ) المعنی فی عدم اشتراء ما لا ینتفع بہ الا بعد استہلاکہ انہ تصرف علی قصد التمول وھو قد خرج عن جھۃ التمول فاذا تمولہ بالبیع وجب التصدق لان ھذا الثمن حصل بفعل مکروہ فیکون خبیثا فیجب التصدق کہ کھال کے عوض ایسی چیز جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو خریدنے کی ممانعت کی علت وہ تصرف ہے جو بقصد تمول ہو۔ اور چونکہ قربانی جہت تمول سے خارج ہے اسلئے بیچکر جب اوس سے تمول کیا تو صدقہ کرنا واجب ہوا اسلئے کہ اس صورت میں قیمت فعل مکروہ سے حاصل ہوئی تو وہ قیمت خبیث ہوئی جس کا تصدق واجب۔ کیسی کھلی تصریح ہے کہ قیمت کے تصدق کے وجوب کی علت بیع ناجائز سے قیمت کا حاصل ہونا ہے تو معلوم ہوا کہ قیمت کو صدقہ کرنا اوسی صورت میں واجب ہے جبکہ بیع ناجائز ہو یعنی جب اپنے اور اپنے عیال کیلئے دراہم یا اور کسی چیز کے عوض بیچے جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو تو صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ نہیں بلکہ صاحب ہدایہ کا ارشاد کہ وقولہ علیہ السلام من باع جلد اضحیتہ فلا اضحیۃ لہ یفید کراھۃ البیع دلیل روشن

ہے کہ قیمت کو صدقہ کرنا اوسی صورت میں واجب ہے کہ جب بیع مکروہ سے قیمت حاصل ہوئی ہو۔ صاحب درمختار نے اسکو بہت واضح کردیا ہے درمختار کی عبارت ملاحظہ ہو۔ فان بیع اللحم او الجلد بہ ای بمستھلک او بدراھم تصدق بثمنہ ومفادہ صحۃ البیع مع الکراھۃ یعنی اگر قربانی کا گوشت اور پوست ایسی چیز کے عوض جو استعمال سے باقی رہنے والی نہ ہو یا دراہم کے عوض بیچا جائے تو اوسکی قیمت صدقہ کرے اس سے یہ مستفاد ہوا کہ بیع کراہت کیساتھ صحیح ہے کیسی کھلی تصریح ہے کہ قیمت صدقہ کرنے کا حکم بیع کراہت کو مستلزم ہے تو قیمت کو صدقہ کرنے کا حکم یقیناً اوسی صورت میں ہے کہ بیع مکروہ ہو۔ بحمدہ تعالیٰ ثابت ہوگیا کہ کسی نیک کام میں دینے کی نیت سے قربانی کے گوشت اور پوست کو روپے پیسے اور نوٹ وغیرہ کے عوض بیچنے کا عدم جواز اور اسکی قیمت کو صدقہ کرنے کا وجوب ہرگز ہدایہ سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ہدایہ سے اسکے خلاف ہی حکم مستفاد ہوتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ قربانی کی کھال روپے پیسے، نوٹ وغیرہ سے بیچنا کسی نیک کام میں دینے کی نیت سے ناجائز نہیں اور نہ اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب کہ صدقات واجبہ کی طرح مصارف مخصوصہ کے علاوہ کسی نیک کام میں دینا جائز نہ ہو۔ اور بھلا کوئی یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جبکہ یہ معلوم ہے کہ قربانی کا گوشت اور پوست صدقہ کرنا واجب نہیں تو کسی نیک کام میں دینے کی نیت سے بیچنے کے سبب کیا ایسی علت پیدا ہوگئی کہ اوسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہو۔ ھذا ومن شاء الاطلاع علی ازید من ھذا فعلیہ بالصافیۃ الموجبۃ للامام اھل السنۃ مجدد الدین والملۃ سیدی ومرشدی اعلیحضرت قدس سرہ وماذکرنا اقتباس منھا

Marfat.com

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

مہر شریف

محمد افضل حسین غفرلہٗ
مفتی دار العلوم مظہر اسلام
بریلی ۱۰ صفر ۱۳۸۶ھ

فتویٰ مبارکہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب یاسینی قبلہ مدظلہم العالی

مفتی اعظم سندھ

ما قولکم ایھا العلماء فی ھذہ المسئلہ ھل یجوز صرف جلود الاضحیۃ فی تعمیر المساجد والمدارس الدینیہ ام لا بینوا بالکتاب وتوجروا

المستفتی :۔ قاضی محمد ان المدعو بصدر الدین فہیم الواحدی

الجواب

بعون اللہ العزیز الوھاب ان جلود الاضاحی یجوز صرفھا فی تعمیر المساجد والمدارس الدینیۃ فان الممنوع فیھا التصرف بقصد التمول والانفاق علی نفس المضحی وعیالہ کما قال فی مجمع الانہر ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ والمعنی انہ لایتصرف علی قصد التمول اھ وفی تکملۃ البحر الرائق ویتصدق بجلدھا اویعمل منہ غربال ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ وعیالہ والمعنی انہ لا یتصرف علی قصد التمول اھ فاذا لم یتصرف فی الجلود بقصد التمول بل بسبیل التصدق علی المساجد والمدارس الدینیہ تکون جائزا بل مستحبا ومستحسنا۔ ھذا ھو حکم الشریعۃ الغراء والعلم عند اللہ تعالیٰ ذی العزۃ العظمۃ والکبریاء

مہر شریف

حررہ الفقیر محمد ابراہیم الیاسی عفا عنہ اللہ الغنی

Marfat.com

ترجمہ سوال

اے علمائے کرام آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ قربانی کی کھالوں کا تعمیر مساجد ومدارس دینیہ میں صرف جائز ہے یا نہیں۔ کتاب سے بیان کرو اور اجر پاؤ۔

المستفتی :۔ قاضی محمد المدعو لصدرالدین فہیم الواحدی

ترجمہ فتویٰ مبارکہ

الجواب :۔ اللہ عزیز وہاب کی مدد سے بیشک قربانیوں کی کھالوں کا تعمیر مساجد ومدارس میں صرف کرنا جائز ہے کہ ممنوع تو اسمیں وہ تصرف ہے جو بقصد تمول ہو یا قربانی کرنے والے کی ذات یا اوسکے عیال پر خرچ کرنے کیلئے ہو جیسا کہ مجمع الانہر میں فرمایا اور نہ بیچے اسکو (یعنی کھال کو) درہموں کے بدلے تاکہ وہ درہم اپنی ذات یا اپنے عیال پر خرچ کرے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ تمول کے قصد سے تصرف نہ کرے انتہیٰ اور تکملہ بحرالرائق میں ہے کہ اوسکی کھال تصدق کرے یا اسکی چھلنی بنالی جائے اور اسکو درہموں کے عوض نہ فروخت کرے کہ وہ درہم اپنی ذات یا اپنے عیال پر صرف کرے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ تمول کی غرض سے تصرف نہ کرے انتہیٰ تو جب کھالوں میں تمول کی غرض سے تصرف نہ کیا بلکہ مساجد و مدارس دینیہ پر تصدق کرنے کی راہ سے تصرف ——— کیا تو جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہوگا۔ یہ ہے شریعت غرا کا حکم اور علم اللہ تعالیٰ عزت وعظمت وکبریائی کے مالک کے حضور ہے۔ لکھا اوسکو فقیر محمد ابراہیم یاسینی نے اللہ بے پرواہ اوسے بخشے

(اور اونکی برکات سے دنیا کو مستفیض فرمائے)

Marfat.com

قطعہ تاریخ

از رشحات فیض حضرت مولٰنا سید محمد علی صاحب فیض رضوی قادری حامدی الوری مدظلہم العالی

جلد اصحیہ میں میرے دوست نے
خوب لکھی ہے کتاب لاجواب
چھپ رہی ہے آج از فضل خدا
مطبع محبوب میں باآب وتاب
فیضؔ تھا تاریخ کا مجھکو خیال
کہدیا ہاتف نے۔ خوش آمد کتاب

۱۳ ھ ۷۴

Marfat.com

قطعۂ تاریخ (در صنعتِ تخرجہ)

نتیجۂ فکر عندلیبِ باغِ طیبہ شاعرِ ماہِ طیبہ حضرت سیّد محمد مرغوب صاحب اختر الحامدی

(ادیب فاضل) امریکن ریلوے کوارٹرز حیدرآباد

مرحبا مرحبا جزاک اللہ! اس رسالہ کو کیا جناب کہوں
ہے یہ خوشبوئے گلشنِ رضوی گل ایماں کی جس کو آب کہوں
ماہتاب رضا کی ہے تصنیف کیوں نہ میں اس کو آفتاب کہوں
دل یہ کہتا ہے تخرجہ میں آج ایک تاریخ لاجواب کہوں

سرِ اعدا اڑا کے اے اخترؔ
قہر بر دشمنان کتاب کہوں

۱۳۷۵
-۱
۱۳۷۴ھ

ایضاً منہ

مسئلے اسطرح ہیں بالترتیب! قلب سے ارتباط روح کہیں
کہیں جسکو سرور ایماں کا یا جسے انبساط روح کہیں
آج اخترؔ بصد ادب تاریخ آپ یُمن نشاط روح کہیں

۷۰۰ + ۶۷۴
۱۳۷۴ھ

(نوٹ) ادب کے اعداد سات ہیں اور اسے سو بار کہنے سے ۷۰۰ ہوتے ہیں ان اعداد کو یمن نشاط جسکے عدد ۶۷۴ ہیں ملانے سے ۱۳۷۴ھ کا ظہور ہوتا ہے۔

Marfat.com

R-S GATE Cem
Shiloh
Ruby
102
BM 80.8
BM 86.6
325
Concord
Willowmere Park
Skidmore Corner
BM 102.4
BM 96.0
103.0
Beach
BM 111.3
Davis Corner
ROSEVILLE
77
78
79
80
81
82
the National Imagery and Mapping Agency

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

اِس مسئلہ کا بیّن ثبوت

کہ قربانی کی کھالیں تعمیر مساجد اور دیگر مصارف مساجد کیلئے دینا جائز ہے

الفیوضات الحامدیۃ

فی

تعمیر المساجد بجلود الاضحیۃ

تصنیف

حضرت مولانا مفتی سید محمد ریاض الحسن صاحب جودھپوری

خطیب

جامع مسجد اہل سنت وجماعت امریکن ریلوے [illegible] حیدرآباد سندھ

الناشر:- قاضی محمد المدعو بہ صمد الدین فہیم الواحدی جے پوری

Marfat.com